رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

فہرست مضامین

قیمت فی پرچہ ۱

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ✿ انچارج مہر محمد خان

نمبر ۹۱ | مورخہ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۲۳ء | پنجشنبہ یوم دو | مطابق ۱۵ شوال ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

۲۷ مئی کو حضرت حافظ روشن علی صاحب نے قرآن کریم کا درس ختم فرمایا۔ آخر کی تین سورتوں کی تفسیر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے بیان فرمائی۔ اسکے بعد اسلام اور خدام اسلام کے لئے ۴۰ منٹ تک دعا کی۔

دارالامان میں ۱۸ مئی کو عید الفطر ہوئی۔ یہ جمعہ کا دن تھا گویا دو عیدیں جمع ہو گئی تھیں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ اسلام اور اسلامیوں کے لئے تمام عیدیں اکٹھی کر دے جو در حقیقت عید ہیں۔

عید پر بیرونجات سے بہت احباب تشریف لائے۔ چنانچہ حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب آف حاجی پور جو حضرت اقدس کے قدیم مخلص خدام میں شامل ہیں اور خانصاحب عبد المجید خان

نامہ نیر

بلاد غربیہ اور مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر (۳ مئی ۲۳ء)

الحمد للہ

کہ تین تین ماہ کے لئے زندگیاں وقف کرنے والے احمدی احباب کی تعداد

۶۰۰

سے متجاوز ہو چکی ہے۔ احباب کرام! ابھی اور ضرورت ہے

گولڈ کوسٹ

مولوی فضل الرحمن حکیم اور قابل جنرل سیکرٹری سلسلہ عالیہ گولڈ کوسٹ Emena مسٹر کیلین علاقہ ایشین کا دورہ کیا۔ اور مولوی صاحب نے ہر جگہ اور ہر

مقام پر راستہ میں تبلیغ کا حق ادا کیا۔ گھنٹوں بولنے کا یہ اثر ہوا۔ کہ حلق بیٹھ گیا۔ جماعت میں جوش اور کام کی روح آ رہی ہے۔ سفید مبلغ کو دیکھ کر ان کو اپنے مذہب پر فخر ہے۔ اور عیسائیوں اور بُت پرستوں سے بات کرنے کی جرأت ہے۔ افتتاح مدارس و تعلیم و تربیت جدید مبلغین کے لئے چندہ کی تحریک ہو رہی ہے۔ سالٹ پانڈ میں اپنی مسجد بنانے کا سوال زیر غور ہے مولوی صاحب کا یقین ہے کہ انشاء اللہ اگر وفد تبلیغ کی کوششوں کا سلسلہ تواتر و استقلال سے جاری رہا۔ تو جلد ۸۰ فیصدی مسیحی و بُت پرست

حلقہ بگوش اسلام ہو جائینگے۔ انشاء اللہ۔

احباب کرام! یہ خواب ہیں؟ ان لوگوں کی رائے ہے جو محض اللہ کی خوشنودی کے لئے پیارے اسلام پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار اور دربدر صدائے توحید بلند کرنے میں مصروف ہیں۔ صرف ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ میدان میں اور مجاہدین اور مزید امداد کا انتظام ہو۔ اور ہر شخص اس طرح جائے کہ ذیل کے شعر کا مصداق ہو جائے ؎

قیس کے سر میں جنوں پاؤں میں چکر آگیا
ہر گھڑی لیلیٰ ہی لیلیٰ صبح دمسا کچھ بھی نہیں

نائجیریا

امام قاسم آر۔ اجوے مبلغ انچارج لیگوس رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ مدرسہ میں ۸۰ طلباء ہیں۔ کام عمدگی سے ہو رہا ہے۔ نوجوان سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہمارے پاس بیعت فارمز ختم ہیں۔ سلسلہ نکاح خوب زور سے شروع ہے قریباً روزانہ نکاح پڑھنا ہوتا ہے۔ چیف امام امیر جماعت اخلاص و محبت سے کام کر رہے ہیں۔ باقی خیریت؟ سابق جنرل سکرٹری مسٹر مارٹن بغرض تعلیم قانون اور یونیورسٹی لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ اور دار التبلیغ میں مقیم ہیں۔ اور عاجز سے مدعی ہیں کہ جماعت کو ان کا السلام علیکم پہنچا دوں۔ اور عرض کروں کہ دوست انکی کامیابی اور حفاظت ایمان کے لئے دعا کریں۔ جماعت نائجیریا مبلغ کی عدم موجودگی کو محسوس کر رہی ہے۔ اور متواتر درخواست کرتے ہیں کہ ان کو مولوی دیا جائے۔ جماعت نائجیریا کے قواعد و ضوابط کی دفع ثانی ناظرین الفضل کے لئے موجب دلچسپی ہوگی۔ اور وہ یہ ہے:۔

The community like its sister Communities in defferent parts of the world owes alligiance to his holiness The Khalifatul Massiah at Qadian who is The spiritual head of all the Ahmadis and the central and final authority on all religeous matters.

"یہ جماعت دنیا کے مختلف حصص کی دوسری جماعتوں کی طرح تقدس مآب خلیفۃ المسیح قادیان سے رشتہ اطاعت رکھتی اور پابندی سے معتقد ہے کہ حضور تمام احمدیوں کے روحانی سردار اور جملہ مذہبی امور میں مرکزی اور انتہائی حکم ہیں"۔

مجھے اس امر کے اظہار میں خوشی ہے کہ جناب چیف انی رن آف اودو معہ اپنی جماعت سلسلہ میں داخل ہونیوالے ہیں۔ ان کا نام مسیحی دانیال ہے۔ ان کے والد مسلمان تھے۔ مگر دوسرے رؤسا کی طرح یہ بھی عیسائی ہو گئے تھے۔ مگر اب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر اور مبلغ کے دورہ سے پھر اسلام لانے پر تیار ہیں۔ الحمد للہ

جرمنی

مولوی مبارک علی صاحب لکھتے ہیں۔ "۔ وسط یورپ کے رؤسا و شہزادگان کو پیغام حق پہنچانے کے سلسلہ میں میں نے سابق قیصر ولیم کو اسلام کی دعوت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایک ہنگرین پروفیسر یورپ میں اشاعت اسلام کے کام کو سر انجام دینے کی تجویز پر سنجیدگی سے غور کر رہا ہے۔ اس کا یقین ہے کہ یسوع مسیح کے بعد احمد المسیح الموعود عالم روحانی میں سب سے بڑے اُستاد ہیں۔ اور کہ حضرت اقدسؑ کو تمام مذہبی پیشواؤں پر فوقیت ہے۔ اور آپ نے وہ مسائل حل کر دیئے ہیں جن کا حل اناجیل یا مصنفین "اسلام" کی کتب میں مفقود ہے۔ مولوی صاحب مسجد برلن کی تعمیر کے متعلق تجاویز میں بڑی سرگرمی سے مصروف ہیں

لنڈن

کھلی ہوا میں تقریریں۔ تقسیم لٹریچر اور ہفتہ وار مسجد کی تقاریر کا سلسلہ کامیابی سے جاری ہے۔ قابل انگریز نومسلموں تین تقریریں ہو چکی ہیں۔ جو بڑی توجہ سے سنی گئیں۔ اور بہت سے نئے لوگ لیکچروں میں شامل ہوتے ہیں۔ ایک تقریر میں کو لونل ڈگلس پلاطوس ثانی بھی تشریف لائے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود کے مقدمہ میں انصاف کرنے کے واقعہ کا بیان فخریہ سناتے ہیں۔ ان کو تعجب تھا۔ کہ جماعت احمدیہ نے کس طرح تھوڑی دیر میں نمایاں ترقی کی ہے۔ اور یہ سنکر خوشی ہوئے کہ لنڈن مشن آپ کی پیشگوئی کا پورا کرنیوالا اور کہ آپ کی صداقت کا ایک ثبوت ہے۔ ہم عید الفطر کی تیاری میں مصروف ہیں۔ روزہ رکھ رہے ہیں۔ دن ۱۶ گھنٹے کا ہے۔ اور روز بڑھ رہا ہے۔ سیّد محمود اللہ شاہ صاحب سکاٹ لینڈ میں محکمہ ریلوے کے اندر زیر ٹریننگ ہیں۔ چودھری مولا بخش جنجوعہ بارسٹر اکسفورڈ میں خان عبد الرحیم خان لنڈن میں سیٹھ علی محمد عبد اللہ و غلام حسین بارسیش اڈنبرا میں اور شیخ ظفر حق خان و غلام قادر خان ویلز میں مصروف تعلیم ہیں۔

شہزادہ والا تبار ڈیوک آف یارک کی شادی پر امام احمدیہ مسجد کی طرف سے مبارکباد کا تار ملک معظم کے حضور دیا گیا۔ اور ہز میجسٹی نے فوراً بذریعہ تار مفصلہ ذیل پیغام بھیجا:۔

I am commanded to thank you for your loyal and dutiful message to their majesties on the occassion of the marriage of Duke of York.

"مجھے ارشاد شاہی ہے۔ کہ میں آپ کے وفادارانہ اور مخلصانہ پیغام کا۔ جو آپ نے ڈیوک آف یارک کی شادی پر ملک معظم و ملکہ معظمہ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ شکریہ ادا کروں"۔

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

الفضل

قادیان دار الامن والامان - مورخہ ۲۱/۲۴ مئی ۱۹۲۳ء

نیوگ کے خلاف ایک تعلیم یافتہ آریہ دیوی کی آواز

سوامی دیانند صاحب بانی آریہ سماج نے نیوگ جیسا مسئلہ اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں درج کرکے اور اسپر عمل کرنا ضروری قرار دیکر آریوں کو ایک ایسی مشکل میں ڈالدیا ہے۔ جس سے نکلنا ان کے لئے بہت مشکل ہو گیا ہے۔ لیکن باوجود اس کے ان کی طرف سے کوشش جاری ہے۔ کہ جس طرح بھی ہوسکے۔ اس ننگ انسانیت فعل سے مخلصی حاصل کریں۔ کچھ عرصہ ہوا مہاشہ شردھانند صاحب نے نیوگ کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ لیکن پرجوش اور آزاد طبع آریوں کی مخالفت سے دب گئی۔ اور چونکہ شردھانند صاحب کی ذات پر براہ راست نیوگ کوئی اثر نہ ڈالتا تھا اسلئے انھوں نے بھی اسکی مخالفت میں زیادہ سرگرمی نہ دکھائی۔ لیکن اب اس طبقہ کو جسپر اس مسئلہ کی خاص زد پڑتی ہے۔ اس کی برائیوں کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ یعنی آریہ مستورات میں اس کے خلاف ہیجل پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ حال میں ایک تعلیم یافتہ آریہ دیوی نے نیوگ کے خلاف ایک زبردست مضمون ہندی اخبار آریہ مترآگرہ (۳ مئی ۱۹۲۳ء) میں شایع کرایا ہے۔ اسمیں جہاں دیوی مذکورہ نے بیوہ کے نیوگ کے نقصانات اور برائیوں کو نہایت عمدگی کے ساتھ واضح کیا ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت کیا ہے۔ کہ سوامی دیانند صاحب نے نیوگ کی تائید میں جو منتر پیش کئے ہیں۔ انمیں تحریف سے کام لیکر اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کی ہے۔ نیز یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ نیوگ کا مسئلہ بیان کرتے وقت سوامی جی کے دماغ میں وہ موٹی موٹی مگر ضروری باتیں بھی نہ آسکیں جو ایک عورت کو سوجھ گئیں۔ اور اگر وہ باتیں ان کو معلوم ہوتیں۔ تو نیوگ کا مسئلہ ایجاد کرکے آریوں کے لئے شرم وندامت کا سامان مہیا نہ کرتے۔

قبل اس کے کہ آریہ دیوی کے مضمون کا ترجمہ پیش کیا جائے۔ یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوامی دیانند صاحب نے نیوگ کے متعلق کیا کچھ ارشاد فرمایا ہے۔ تا معلوم ہوسکے کہ غیرت وحمیت اور نسوانی عزت وعصمت کا تقاضا یہی ہے کہ اس کے خلاف زور کے ساتھ آواز اٹھائی جائے۔ اور خاص کر آریہ عورتوں کی طرف سے اٹھائی جائے۔

سوامی دیانند صاحب نے مردوں اور عورتوں کی پیدائش کا یہ مدعا بتاتے ہوئے کہ وید کے حکم کے مطابق بیاہ یا نیوگ سے اولاد پیدا کریں۱؎ - بیاہ صرف کنوارے مرد اور کنواری عورت کا جائز قرار دیا ہے۔ یا ایسے مرداور ایسی عورت کا جن کی شادی تو ہو گئی ہو۔ لیکن انہوں نے مجامعت نہ کی ہو۔ ان کے سوا باقی سب کے لئے نیوگ رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں :- " برہمن - کھتری اور ویش ورنوں میں کشت یونی عورت اور کشت ویرج مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پنر وواہ (مکرر بیاہ) نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ نیوگ ہونا چاہیئے۔ اور نیوگ کا طریق یہ بتایا ہے کہ جب عورت مرد کا نیوگ ہونا ہو۔ تو وہ اپنے خاندان میں مرد عورتوں کے سامنے ظاہر کریں کہ ہم دونوں اولاد پیدا کرنے کی غرض سے نیوگ کرتے ہیں۲؎۔ آگے فرماتے ہیں۔ ویش عورت۔ ویش ۔کھتری اور برہمن مرد کے ساتھ اور کھترانی ۔۔ کھتری اور برہمن کے ساتھ۔ اور برہمنی براہمن کے ساتھ نیوگ کرسکتی ہے۳؎

اس بارے میں سوامی جی نے اپنے ورن کے لوگوں یعنے برہمنوں کے لئے خاص رعایت رکھی ہے۔ اور وہ یہ کہ برہمن تو سب ورنوں کی عورتوں سے نیوگ کرتے پھریں۔ لیکن ان کی عورتوں سے کسی اور ورن کا آدمی نیوگ نہ کرسکے۔

نیوگ کے متعلق ان امور کے علاوہ یہ بھی ذکر کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سوامی دیانند صاحب نے ایک مرد کو گیارہ عورتوں سے اور ایک عورت کو گیارہ مردوں تک سے نیوگ کرنے کی اجازت دی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ گیارھویں مرد تک عورت نیوگ کرسکتی ہے۔ ویسے مرد بھی گیارھویں عورت تک نیوگ کرسکتا ہے۴؎۔ اور اس طرح دس۵؎ بچے پیدا کرسکتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اگر کوئی مرد یا عورت دسویں حمل سے زیادہ صحبت کرینگے۔ خواہ وہ خاوند بیوی ہوں یا نیوگ کرنیوالے۔ تو وہ شہوت پرست۔ اور لایق مذمت ہونگے۶؎۔

ان تشریحات کے بعد ذیل میں وہ حالتیں بیان کی جاتی ہیں۔ جنمیں سوامی جی نے نیوگ کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں :-

(۱) بیوہ عورت اور رنڈا مرد اولاد نہ ہونے کی صورت میں نیوگ کرکے اولاد پیدا کریں۷؎

(۲) گو خاوند زندہ موجود ہو۔ لیکن اس سے اولاد نہ ہوتی ہو۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ اپنی پاکدامن اور عفت مآب بیوی کی خدمت میں دست بستہ عرض کرے کہ "اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر" کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہیں ہوسکیگی۔ تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے۔ لیکن اس بیاہے عالی حوصلہ خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے۔ ویسے ہی عورت بھی جب بیماری وغیرہ میں پھنس کر اولاد پیدا

۱؎ ستیارتھ پرکاش ایڈیشن چہارم صفحہ ۱۳۴ ۲؎ ستیارتھ ص ۱۳۰

۳؎ ستیارتھ پرکاش ص ۱۳۳ ۴؎ ص ۱۳۴ ۵؎ ص ۱۳۶ ۶؎ ص ۱۳۵ ۷؎ ص ۱۳۲ ۸؎ ص ۱۳۵

رنے کے ناقابل ہو۔ تب اپنے خاوند کو اجازت دے
۔ اے مالک آپ اولاد کی امید مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری
بیوہ عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کیجئے۔ [شہ]

(۳) اگر خاوند دھرم کی غرض سے" یا علم و نیک نامی
کے لئے" یا دولت وغیرہ مقصد کے لئے" دوسرے
ملک میں گیا ہو۔ تو عورت کو اختیار ہے کہ نیوگ
کر کے اولاد پیدا کر لے" ہاں اس بات کا ضرور خیال
رکھے۔ کہ جب شادی شدہ خاوند آوے۔ تب
نیوگ شدہ خاوند سے قطع تعلق ہو جائے [شہ و]

(۴) اگر عورت بانجھ ہو۔ یا اس سے اولاد پیدا ہو کر
مر جائے یا لڑکیاں ہی پیدا ہوں۔ لڑکے نہ ہوں
یا بدکلام بولنے والی ہو۔ تو خاوند کو چاہیئے۔ کہ
دہ جلد ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے
نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لے [شہ]

(۵) اگر خاوند عورت کو کسی قسم کی تکلیف دے۔ تو عورت
غیر مرد سے نیوگ کر لے [اللہ]

(۶) اگر عورت حاملہ یا دائم المریض ہو یا خاوند دائم المریض
ہو۔ اور دونوں کا عالم شباب ہو۔ اور رہا نہ جائے۔
تو نیوگ کر لیں۔ [۱۲]

یہ ہے وہ نیوگ جس کو عمل میں لانے کی تلقین
سوامی دیانند صاحب نے اپنے پیروؤں کو کی ہے
ناظرین اس کو مد نظر رکھ کر آریہ دیوی کے مضمون کا
ملاحظہ فرمائیں۔ جو بھاشا سے اردو میں ترجمہ کر کے پیش
کیا جاتا ہے۔ اگرچہ مضمون نہایت قابلیت سے لکھا
گیا ہے۔ لیکن چونکہ اسمیں نیوگ کی صرف ایک شق یعنی
بیوہ کے نیوگ کو لیا گیا ہے۔ اس لئے کیا ہی اچھا
ہو۔ اگر دیوی مذکور نیوگ کے دوسرے پہلوؤں
پر بھی اپنے خیالات ظاہر فرمائیں۔ اور اسی زور
اور قوت کے ساتھ ان کی بھی تردید کریں۔ جس زور
اور معقول طریق سے انھوں نے بیوہ عورتوں کے
نیوگ کے متعلق کی ہے۔

آریہ دیوی صاحبہ کا نام اور پتہ جو آریہ متر
میں شایع ہوا۔ ہے۔ یہ ہے:۔" شریمتی چندر وتی
دیوی سانگھ ترتھ کاہن پور" آپ "شادی بیوگان
اور آریہ قانون" کے عنوان سے تحریر فرماتی ہیں:۔

"سوامی دیانند سرسوتی کی شتابدی کے موقع
پر چونکہ ایک آریہ قانون تجویز ہو گا۔ اس لئے
یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ لیڈروں کے
غور کے لئے بدنصیب ہندو بیواؤں کی پکار شایع
کی جائے۔ تاکہ اسپر غور ہو کر بنی نوع انسان
کی بھلائی کے لئے کھشت (جس سے صحبت ہو
چکی ہو) اور اکھشت (باکرہ) دونوں طرح کی
بیواؤں کی شادی کی کھلی اجازت آریہ قانون
میں لکھ دی جائے:

اگرچہ سوامی دیانند سرسوتی نے منوسمرتی
کے ایک شلوک کی بناء پر صرف اکھشت یونی
بیواؤں کی شادی کی اجازت دی ہے۔ اور
کھشت یونی بیواؤں کے لئے شادی کی ممانعت
کی ہے۔ اور ان کے لئے نیوگ کی اجازت
دی ہے۔ مگر مجھے یقین ہے۔ کہ اگر خود سوامی
دیانند سرسوتی کو مندرجہ ذیل باتیں بتائی جاتیں
تو وہ خود ہی کھشت یونی بیواؤں کی شادی
کی بھی اجازت دیدیتے۔ اور ہر ایک کے لئے
نیوگ کی ممانعت کر دیتے۔ کیونکہ سوامی جی
خود ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳ پر دیباچہ میں
لکھتے ہیں:۔

"ہاں جو شخص بنظر عام انسانی ہمدردی
کچھ جتائے گا۔ اس کے صحیح ثابت
ہونے پر اس کی رائے منظور کی
جائیگی"

(یہ عبارت اردو ستیارتھ پرکاش ایڈیشن
چہارم کے صفحہ ۴ پر ہے)

مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر آریہ سمرتی
میں کھشت یونی بیواؤں کے وواہ کی اجازت
صاف طور پر لکھنی چاہیے اور نیوگ کی اجازت
نہیں لکھنی چاہیئے۔

عورتوں کے نقطہ نگاہ سے بیاہ اولاد
پیدا کرنے کے علاوہ خورد و نوش اور لباس
کے لئے بھی کیا جاتا ہے۔ اور شادی کے متعلق
وید منتروں کے معنوں سے بھی یہ بات صاف
طور پر ثابت ہے۔ کہ خاوند اقرار کرتا ہے کہ
میں روٹی اور کپڑا بیوی کو دوں گا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان
کی لاکھوں کھشت یونی بیواؤں کو روٹی
کپڑا کون دے۔ نیوگ سے یہ مشکل حل
نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اور زیادہ مشکلات پیدا
ہونگی۔ کیونکہ نیوگ اولاد پیدا کرنے کے لئے
جاتا ہے۔ اور اس طرح سے بیوہ پر
اپنے روٹی کپڑے کے بوجھ کے علاوہ
اولاد کی روٹی کپڑا اور تعلیم دینے کا
بار آ پڑے گا۔ اس وجہ سے کھشت یونی
بیواؤں کا صرف وواہ ہی ہونا چاہیئے
(نیوگ نہیں ہونا چاہیئے) ہاں جو عمر بھر
برہمچارنی رہنا چاہیں۔ وہ رہیں (اس
صورت میں بھی وہی سوال پیدا ہوتا ہے
کہ ان کو بھوجن اور وستر ... کون
دیگا)

نیوگ کا رواج کسی سوتر کار نے
نہیں بتایا۔ مثلاً پارسکر گرہ سوتر گوبھل
گرہ سوتر وغیرہ نے سولہ سنسکاروں
کا طریقہ اور دیگر ضروری سنسکاروں
کا طریقہ جہاں بتایا ہے۔ وہاں نیوگ
کے طریقے کا کسی سوتر کار نے ذکر تک
نہیں کیا۔ کہ نیوگ سنسکار میں فلاں فلاں
کام اور فلاں وید منتر پڑھنا چاہیئے
اور جو نیوگ مہابھارت وغیرہ میں
ہوئے۔ وہ صرف ملکی رواج کے باعث
کچھ راجاؤں میں رواج کی وجہ سے
ہوئے۔ نہ کہ ویدک دھرم کے
مطابق ؂

شہ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳۷ [و] صفحہ ۱۳۸ [شہ] صفحہ ۱۳۸ [لہ] صفحہ ۱۳۸ [اللہ] صفحہ ۱۳۹

آریہ سماج کی تاریخ اپنے شروع سے یہ گواہی دے رہی ہے کہ آریہ سماج نے خود نیوگ کا کرنا پسند نہیں کیا۔ پھر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ کیوں نہ آریہ سمرتی میں کھشت یونی بیوؤں کو شادی کی اجازت دے دی جائے۔ اور نیوگ کا چرچا ہی نہ کیا جائے۔ جبکہ ملک کے روشن خیال لوگ نیوگ کو پسند نہیں کرتے۔ اور جب وہ انہیں ٹھیک معلوم نہیں ہوتا۔ تو اس کا بے فائدہ ذکر بھی آریہ سماج کو نقصان پہنچاتا ہے۔ کیونکہ اس کے پڑھنے سے پبلک کی دلچسپی آریہ سماج سے ہٹتی ہے۔

سوامی دیانند سرسوتی نے منو کے اس شلوک کی بنا پر نیوگ کا رواج بتایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ صرف اکھشت یونی بیواؤں کا دواہ ہو۔ اور کھشت یونی بیواؤں کا دواہ نہ ہو۔ مگر گذشتہ عالموں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ منو کا شلوک بعد کی ملاوٹ ہے۔ اور اصل میں منوسمرتی میں پہلے ایک اور شلوک تھا جس میں پانچ حالتوں میں عورت کو دوسری شادی کرنے کا حق دیا گیا تھا۔ چنانچہ ایشیاٹک سوسائٹی کی منوسمرتی میں صفحہ ۹۱ پر یہ شلوک لکھا ہے۔

नष्टे मृते प्रव्रजिते क्लीबे च पतिते पतौ
पञ्चस्वापत्सु नारीणां पतिरन्यो
विधीयते

ترجمہ۔ پانچ مصیبت کے اوقات میں عورت کو دوسرا خاوند کرنے کی اجازت ہے۔ یعنی (۱) جب اس کا خاوند نشٹ ہو جائے (۲) جب مر جائے (۳) جب سنیاسی ہو جائے۔ (۴) جب نامرد ہو (۵) اور جب پتت ہو جائے (یعنی اپنا دھرم چھوڑ کر دوسرا مذہب قبول کرے۔)

یہ شلوک آج کل کی نئی منوسمرتی میں نہیں ملتا۔

ذیل میں مین صاحب کی ہندو قانون کی کتاب سے کچھ حوالے لکھے جاتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارے وید شاستر نہ صرف سب طرح کی بیواؤں کو بیاہ کی ہی اجازت دیتے ہیں۔ بلکہ ان استریوں کو بھی بیاہ کی اجازت دیتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے بیاہے ہوئے خاوند کو کسی خاص سبب سے چھوڑ دیا ہو۔ اس کتاب کو سرکاری عدالتوں میں مستند مانا جاتا ہے۔ انگریزی حوالوں کا یہاں صرف ہندی ترجمہ دیا جاتا ہے۔ (اور ہم اردو ترجمہ دیتے ہیں۔)

ہندو قانون اور رواج مصنفہ جان ڈی مینا صاحب آٹھواں اڈیشن ۱۹۱۴ء باب چہارم پیرا ۹۳ صفحہ ۱۱۳

قدیمی ہندو قانون اور دستوروں میں عورتوں کے بیوہ ہونے یا خاوند سے طلاق پانے کے بعد ان کے دوسرے بیاہ کی ممانعت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ ویدوں کے واکیہ (منتر ۱۸۱) جو ڈاکٹر میور نے اکٹھے کئے ہیں وہ بیواؤں کے دوسرے بیاہ کی اجازت دیتے ہیں۔ اور ان عورتوں کے دوسرے بیاہ کی صاف اجازت پرانے مصنفین دے رہے ہیں۔ جنہوں نے کسی خاص سبب سے اپنے خاوند کو چھوڑ دیا ہو۔ یا جن کو پتی نے چھوڑ دیا ہو۔ یا جن کے خاوند مر گئے ہوں۔

(نارد ادھیائے ۱۲-۹۷-۱۰۱ اور ۱۸-۱۹-۲۴-۲۶-۴۸-۴۹-۶۲ دیول ۲ ڈگ ۷۰-۴۸ بھود معاشن ادھیائے ۲ سوتر ۲۰ وششٹ ۱۷-ادھیائے ۱۱۳ کاتیائن ۳ ڈگ ۲۳۶)

منو کا حوالہ اس کے بالکل خلاف ہے۔ لیکن میں خیال کرتی ہوں۔ یہ مضمون ان مضمونوں میں سے ہے۔ جن میں منوسمرتی میں بناوٹی شلوک مل گئے ہیں۔ اور پرانے شلوک نکال ڈالے گئے ہیں۔ اس کے برخلاف دو مقامات کے واکیہ یہ بات مانتے ہوئے بھی ابھی کی اجازت دیتے ہیں۔ کہ بیوہ یا اس عورت کا جس کو خاوند نے چھوڑ دیا ہو۔ بیاہ ہو جانا چاہئے

(منو ۹-۱۷۵-۱۷۶ دیکھو ۱-رگو ۴۳-۴۴ و ۱۰۴-)

اب اگر ہم ابھی ادر کے متعلق نارد کی کتاب کو پڑھیں۔ جس کے سامنے پرانی منوسمرتی تھی۔ تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ اس نے بھی پانچ حالتیں لکھی ہیں جن میں عورت دوسری شادی کر سکتی ہے۔ (۱) جب اس کا پہلا خاوند نشٹ ہو گیا ہو۔ (۲) یا طبعی موت مر گیا ہو۔ (۳) یا نکل گیا ہو۔ یا (۴) نامرد ہو گیا ہو۔ یا (۵) اپنی قومیت سے نکل گیا ہو۔

وید کے منتر جو سوامی دیانند سرسوتی نے نیوگ کے ثبوت میں دئے ہیں۔ ان سب منتروں کے معانی سابق ودوانوں نے بیوہ کے بیاہ کی اجازت دینے کے کئے ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ کیوں نہ بیوہ کی شادی کا مطلب ان منتروں کا لیا جائے جبکہ ان منتروں کے معنے بیوہ کی شادی کے حق میں ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر

ति यवे देवरम्

یہ وید کے منتر کا ٹکڑا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ جیسے بیوہ عورت دوسرے خاوند کو چاہتی ہوتی ہے۔ نرکت (لغت) میں دیور کے معنے دوسرا خاوند کئے گئے ہیں۔ اور یہ ثابت ہے کہ خاوند رسومات شادی سے ہی بنتا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم دیور کے ارتھ دوسرا نیوگ کرنے والا کریں۔ اگر سوامی جی کے سامنے یہ معنے ہوتے۔ تو وہ ضرور ان کو قبول کر لیتے۔

اب سوال یہ اٹھتا ہے۔ کہ بیاہ کے منتروں میں کنیا لفظ آیا ہے۔ لیکن آپٹے کی سنسکرت انگریزی لغت میں کنیا کے معنی (عام عورت) A woman in genral. کئے ہیں۔ اور مثال بھی دی ہے कन्यान्तः पुरः یعنی رانیوں کا محل۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کنیا لفظ کھشت یونی بیواؤں کے لئے بھی آ سکتا ہے۔ دوسرے کنیا دان کا شلوک رشی سوترکار کا بنایا ہوا ہے۔ وید منتر نہیں ہے۔

اخیر میں یہ گذارش ہے کہ بیواؤں کا دکھ لوگ تبھی محسوس کر سکتے ہیں۔ جب وہ اپنے آپ کو ان کی حالت میں سوچیں۔ یعنی اگر آج منو کا یہ شلوک ہوتا کہ صرف اکھشت مرد دوسرا بیاہ کر سکتا ہے۔ کھشت نہیں۔ اور پھر برادری وغیرہ کے ڈر سے چھوٹی عمر میں مرنے والی لڑکی کا خاوند بھی دوسرا بیاہ نہ کرنے پاتا۔ بڑی عمر والے مردوں کا تو کہنا ہی کیا ہے چھوٹی عمر والے مرد نہ کرنے پاتے۔ تب مرد بیواؤں کا دکھ جانتے۔ اس وجہ سے آریہ سمرتی میں کھشت یونی بیواؤں کے بیاہ کی ضرور اجازت ہونی چاہئیے۔"

اس مضمون کی طرف لالہ شردھانند صاحب کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے۔ جنہوں نے ۷ رمئی کے تیج میں ملکانوں کو اسلام سے بدظن کرنے کے لئے اسلام کے مسئلہ طلاق پر اعتراض کیا ہے۔ دیوی مذکورہ نے ثابت کیا ہے

موضع امرسنگھ کے نگلا میں آریوں اور مسلمانوں کا مناظرہ

آریوں کو شکست فاش

آج بتاریخ ۵ مئی ۱۹۲۳ء بمقام امرسنگھ کا نگلا مزروعہ احمد پور ساڑھے بارہ بجے مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل قادیانی مجاہد اور پنڈت کالی چرن مناظر آریہ سماج کے درمیان مباحثہ شروع ہوا۔ مضمون مباحثہ یہ تھا۔ کہ وید الہامی کتاب ہے یا قرآن مجید۔ اس مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ کل وقت چار گھنٹہ مقرر ہوئے۔ دو گھنٹہ وید کی تعلیم کے لئے۔ اور دو گھنٹہ قرآن مجید کے لئے دس دس منٹ باری مقرر ہوئی۔ اس مباحثہ میں نگلا۔ گھنو۔ لوہاری گوی۔ گوہٹیا۔ گڑھیا۔ لجو لا رار پٹی وغیرہ کے لوگ شامل تھے۔ پہلے وید پر بحث شروع کرنے سے آریہ مناظر نے گریز کیا۔ اور کہا۔ کہ پہلے ہم قرآن مجید پر بحث کرینگے۔ مولوی صاحب نے منظور کر لیا۔ پنڈت نے اعتراض کئے جن کے جوابات مولوی صاحب نے نہایت تسلی بخش دیئے۔ اور آریوں کی اصلی کتابوں سے ان کو ملزم کیا۔ اور پنڈت سے جب حوالے طلب کئے۔ ایک بھی نہ دکھا سکا۔ پھر جب ویدوں پر اعتراضوں کا وقت آیا۔ تو آریہ مناظر بہت گھبرایا۔ اور آریوں نے مل ملا کر شور مچا دیا۔ اور مباحثہ سے بھاگ گئے۔ جس سے حاضرین سمجھ گئے۔ کہ واقعی اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ اور ان آریوں کا مذہب جھوٹا ہے۔ لہذا ہم اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ویدک دھرم جھوٹا ہے۔ اس لئے آپ ان کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ اگر یہ لوگ آپ کو کچھ کہیں۔ تو آپ ان کو کہیں کہ ہمارے مولویوں سے بحث کرو۔ اور آپ کو جس وقت مباحثہ کی ضرورت پیش آوے۔ تو ہینگ کی منڈی آگرہ چوہدری فتح محمد خاں صاحب سیال ایم۔ اے کے نام پر چٹھی لکھ دیں۔ آپ کے پاس مولوی پہنچ جاویں گے۔ والسلام

مرسلہ:۔ خاکسار عبد الخالق مبلغ مشن احمدیہ گوہٹیہ تحصیل علی گنج ضلع ایٹہ

العبد شبیر خاں

العبد شبیر خاں

العبد نصیر الدین خاں گھنو کا نگلا

العبد عبد الغفور خاں گوہٹیہ

العبد نذیر خاں گھنو کا نگلا

العبد (مولوی) عمر دین دیوبندی

العبد (مولوی) محمد ادریس دیوبندی

العبد شیر محمد خاں وغیرہ

ملکانہ تحریک

ناظرین اخبار کو معلوم ہو کہ شدھی کا سلسلہ آگرہ متھرا بھرت پور میں جاری ہے۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک حد تک رُک گیا ہے۔ ضلع مین پوری میں بھی اس کا اثر ہے۔ اور اثر کیوں نہ ہو۔ جبکہ آریوں نے عرصہ ۱۶ سال سے کوشش کی ہے۔ یہاں پر آریہ سماج کا جلسہ تھا جس میں انہوں نے گناہ کے فلسفے پر مضمون سنانے کیواسطے مسلمانوں کو بھی وقت دیا تھا جب یہ اشتہار چوہدری فتح محمد صاحب سیال امیر وفد جماعت احمدیہ کو آگرہ میں پہنچا۔ تو انہوں نے فوراً مولوی جلال الدین صاحب شمس (مولوی فاضل) اور مہاشے محمد عمر صاحب سابق مہاشے یوگندر پال جو گوروکل کانگڑی کے تعلیم یافتہ ہیں اور اب عرصہ اڑہائی سال سے اسلام قبول کر کے قادیان میں رہتے ہیں ان دونوں صاحبان کو فوراً روانہ کر دیا۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنا مضمون سنایا جس کو سامعین نے توجہ اور غور سے سنا اور اسکا اثر ہوا۔ پھر آریہ صاحب نے اپنا مضمون سنایا۔ بعد کو اصل مضمون پر سوالات و جوابات ہوئے ایک اعتراض آریہ مضمون سنانے والے کا شیطان پر تھا۔ کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے بنا کر لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے دو قوتیں بنائی ہیں۔ ایک کو خیر اور دوسری کو شر سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور انسان کو آزادی دی ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو سزا جزا کیسے ہوتی اگر ایک ہی قوت انسان کے اندر ہوتی تو وہ مجبور ہوتا۔ اس لئے نہ انعام کا اور نہ سزا کا مستحق ہوتا اب آریہ سماج اس بات کو مانتا ہے کہ روح اور مادہ جب الگ الگ تھے تو برائی نہ کر سکتے تھے۔ جب خدا نے ان کو جوڑا تو ان میں یہ صفت پیدا ہوئی اس لئے اس کا پیدا کرنے والا خدا ہوا۔ اب اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے ورنہ آپ بتائیں کہ بُرے افعال کرنے کی طاقت انسان میں کہاں سے آئی یہ بار بار پوچھا گیا مگر آریہ مناظر ایسے موت اختیار کئے ہوئے تھا۔ ایک لیکچر مولوی صاحب کا گلاب گھر میں ۱۷ اپریل ۱۹۲۳ء کو شام کے ۶ بجے ہوا سب سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت ہوئی اس کے بعد مہاشہ صاحب نے صداقت اسلام پر تقریر کی اور ستیارتھ پرکاش اور دیگر مستند کتب سے بتایا کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے اور اسی سچائی نے مجھے مجبور کیا کہ اسلام کو قبول کروں۔ لیکچر بہت

علاقہ ارتداد میں علماء کا سلوک

جماعت احمدیہ قادیان کے مبلغین سے

مبلغین جماعت احمدیہ قادیان جس جانفشانی اور سرفروشی سے علاقہ ارتداد میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں اس کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ دوست دشمن اپنے اپنے رنگ میں اعتراف کر رہے ہیں۔ تقریباً تمام اسلامی اخبارات اور پبلک نے جہاں ہمارے تبلیغی انتظام کی عمدگی۔ تدابیر کی خوبی اور طریق کار کی پختگی کو تسلیم کیا ہے۔ وہاں آریوں نے ہمارے خلاف خاص طور پر زور بھی لگایا ہے۔ مسلمانوں کو ہمارے خلاف اشتعال دلانے کی کوشش کی گئی۔ ہم پر لڑائی کی تحریک کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ اور ہمارے معتقدات پر دیانتداری تہذیب سے کام لیتے ہوئے اعتراض کیئے گئے۔ اور کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ آریہ خوب سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی کارستانیوں اور فریب کاریوں کی قلعی ہم اچھی طرح کھول سکتے ہیں اور ان کے دھرم کی حقیقت لوگوں پر بخوبی ظاہر کر سکتے ہیں :۔

لیکن کس قدر افسوس اور رنج کا مقام ہے۔ کہ اسوقت جبکہ ہم پورے زور اور سرگرمی سے آریوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور ان کے پیدا کیئے ہوئے فتنہ ارتداد کو دور کرنے کے لئے مصروف کار ہیں۔ علماء کہلانے والوں نے بجائے آریوں کا مقابلہ کرنے اور مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے کی پوری کوشش کرنے کے ہر جگہ ہمارے خلاف کوشش کرنا شروع کر دی۔ اور جہاں جہاں ہمارے مبلغ کام کر رہے ہیں وہاں اپنے آدمی بھیجکر ہمارے خلاف اڑا جانے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ روزانہ ہمارے پاس ان لوگوں کی مخالفانہ کارروائیوں کی اطلاعیں پہنچ رہی ہیں اور روز بروز ان کی وجہ سے ہمارے مبلغین کی مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ گاؤں کے بالکل جاہل اور بے علم لوگوں کو جو کچھ بھی نہیں جانتے۔ جو ارتداد کے گڑھے کے بالکل کنارہ پر کھڑے ہیں۔ اور السلام علیکم کے جواب میں رام رام کہتے ہیں۔ یہ کہکر احمدی مبلغین کی باتیں سننے سے روکا جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ بھی کافر ہیں آریوں جیسے بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔ ان کی باتیں سننے کی بجائے تمہارا آریہ ہو جانا بہتر ہے۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی جاتی۔ بلکہ لوگوں کو اشتعال دلا کر احمدی مبلغین کو گاؤں سے نکال دینے پر آمادہ کیا جاتا ہے مثلاً کھانا پکا کر دینے یا کوئی چیز ان کے ہاتھ فروخت کرنے سے منع کیا جاتا ہے۔ اور ہر ممکن سے ممکن تکلیف پہنچانے کی انتہائی کوشش کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ آریوں سے ملکر اور ان سے مدد حاصل کر کے نقصان پہنچانے میں بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ جس گاؤں کے لوگوں نے مولویوں کے کہنے پر ہمارے مبلغوں کی مخالفت نہیں کی ان کو دوسرے دیہات کے باثر لوگوں کے ذریعہ مجبور کیا گیا ہے۔

یہ سب واقعات ہیں۔ جن کے ثبوت موجود ہیں۔ اور جنمیں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ دیوبندی۔ سہارنپوری و بریلوی مولوی قریباً اپنا سارا زور ہمارے خلاف صرف کر رہے ہیں۔ اور اب تو اخبارات میں بھی ہمارے خلاف مضامین شایع کرنے شروع کر دیئے گئے ہیں اس مخالفت۔ آزار رسانی اور تبلیغ اسلام میں روڑے اٹکانے کی وجہ کیا ہے۔ صرف یہ کہ ہم احمدی ہیں۔ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو خدا کا فرستادہ اور راستباز یقین کرتے ہیں۔ جو مخالف علماء کی نظر میں ہمارا ایسا جرم خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ لیکن ہم بڑے زور اور صفائی کے ساتھ کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم میں تبلیغ اسلام کے لئے جو ایثار۔ جوش۔ خلوص اور ولولہ پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ہم احمدی ہیں۔ اور ہم میں اسلام کی خاطر نہ صرف اپنے آرام و آسایش کو بلکہ ہر ایک پیاری سے پیاری چیز کو قربان کر دینے کا جذبہ حضرت مرزا صاحب کا ہی پیدا کیا ہوا ہے اس صورت میں آریوں کے خلاف ہماری تبلیغی کوششوں میں روکاوٹیں ڈالنے کی وجہ ہمارا احمدی ہونا قرار دینا کہاں تک جائز ہے۔ اس کا فیصلہ ہم سمجھدار اور اسلام کا درد رکھنے والے اصحاب پر ہی چھوڑتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہم ملکانوں میں حضرت مرزا صاحب کا ذکر اور ان کو احمدی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے متعلق ہم اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس علاقہ میں ہم ملکانوں کو احمدی بنانے کے خیال سے نہ آئے ہیں۔ اور نہ کبھی کسی علاقے میں اس انتظام کے ساتھ اپنے مبلغین اشاعت احمدیت کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ ہماری غرض تو اسلام کا نام مٹانے والے دشمنوں کا مقابلہ کرنا اور ان کی کارستانیوں کو باطل کرنا ہے۔ تا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کہلانیوالے آپ کو گالیاں دینے والے نہ بنیں۔ لیکن ظاہر بات ہے۔ جہاں ہمارے مبلغ رہینگے۔ وہاں کے لوگ جب ان سے حالات دریافت کرینگے۔ تو انہیں اپنے احمدی ہونے کا بھی ذکر کرنا پڑے گا۔ اور پھر اسی سلسلہ میں اور باتیں بھی بتانی پڑینگی۔ پھر اکثر اوقات تو ایسا ہوا ہے کہ مخالف مولویوں کے گفتگو چھیڑنے اور مجبور کرنے پر ہمارے مبلغین کو اپنے عقائد بیان کرنے پڑے۔ اور غلط بیانیوں کی تردید کی گئی ہے۔ مگر اس وقت اپنے خاص عقائد کا ذکر کرنا ہمارا اصل مدعا اور مقصد نہیں ہے اسوقت تو صرف اس امر کی ضرورت ہے کہ آریوں کے پنجے سے ملکانوں کو چھڑایا جائے۔ موٹی سوٹی اسلامی

باتیں انہیں سکھلائی جائیں۔ اسلامی اوامر و نواہی کی خوبیاں ان کے ذہن نشین کرائی جائیں۔ اور ان کے بچوں کے لئے دینی و دنیوی تعلیم کا انتظام کیا جائے +

ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے ان سب باتوں کو عمل میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ علماء کہلانے والے اپنی اغراض کو اسلامی فوائد پر ترجیح دے کر ہماری مخالفت میں اپنا سارا زور صرف کر رہے ہیں۔ ہمیں ان کی مخالفت کی بفضل خدا پروا نہیں اور نہ ہم ان کی دراندازیوں سے کبیدہ خاطر ہو کر تبلیغ اسلام کو چھوڑنے والے ہیں۔ لیکن دردمندان اسلام کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا علماء کے لئے مناسب تھا کہ ایسے وقت میں اندرونی جھگڑے شروع کر دیتے۔ اور اسلام کے مٹانے والوں کی بجائے اسلام کی خدمت کرنے والوں کے درپئے آزار ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ علماء کہلانے والوں میں چونکہ اسلام کا درد نہیں رہا۔ اس لئے اسلام کے مٹنے کا انہیں اتنا غم اور فکر نہیں ہے جتنا ذاتی مفاد کے ضائع ہونے کا۔ کاش! یہ لوگ خوف خدا سے کام لیں کہ ایک دن سب کو اس کے سامنے حاضر ہونا ہے +

خاکسار فتح محمد خان سیال ایم اے۔
امیر احمدی وفد المجاہدین جماعت احمدیہ قادیان آگرہ
مورخہ ۱۱۔ مئی ۱۹۲۳ء

آریوں کی غلط بیانی

اشدھی سے تائب ہونے والوں کے متعلق اعلان

فتنہ ارتداد کے متعلق آریہ صاحبان ابتداء سے جن غلط بیانیوں اور مبالغہ آمیزیوں سے کام لے رہے ہیں۔ وہ نہایت ہی شرمناک ہیں۔ بات کا بتنگڑ اور رائی کا پہاڑ بنا کر دکھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور بعض اوقات تو نہایت دیدہ دلیری سے سراسر جھوٹ بولنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ اور یہ مرض انہیں اسقدر ترقی کر گیا ہے کہ مہاشہ شردھانند صاحب بانی فتنہ کو بھی ایک "ضروری اعلان" کے ذریعہ اشدھ ہونیوالوں کی سترہ ہزار تعداد کو جو آریہ اخباروں میں بیان کی گئی غلط قرار دینا پڑا۔ چونکہ یہ غلط بیانی بالکل نمایاں تھی اسلئے مہاشہ جی کو بادل ناخواستہ اس کا اعتراف کرنا پڑا۔ لیکن پھر بھی غلط تعداد لکھی۔ یعنی دس ہزار۔ حالانکہ عورتوں اور بچوں کو ملا کر زیادہ سے زیادہ تعداد پانچ ہزار سمجھی جاتی ہے۔ اور اگر عورتوں کو علیحدہ رکھا جائے۔ تو یہ تعداد اور بھی بہت کم ہو جائیگی۔ عورتوں کو شدھ کرنے کی نہ صرف کوئی رسم نہیں ادا کی جاتی۔ بلکہ قریباً ہر جگہ عورتیں شدھی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ چنانچہ مثال کے طور پر دو گاؤں کو پیش کیا جاتا ہے۔ جہاں کے متعلق خود شدھیوں نے لکھا ہے کہ "ان گاؤں کی عورتیں بڑی چلاتی ہیں۔" (ملاپ ۱۳ مئی)

عورتوں کا شدھی کے خلاف ہونا بھی ایک ثبوت ہے اس امر کا کہ مردوں کو لالچ وغیرہ کے ذریعہ ورغلا لیا جاتا ہے۔ آریوں کی غلط بیانیوں کی فہرست بہت طویل ہے اور دعوے کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی جس قدر بھی اطلاعیں اور خبریں ہماری نظر سے گذری ہیں ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں۔ جو مبالغہ سے خالی ہو۔ جس مذہب کی بنیاد طرح طرح کے لالچوں اور قسم قسم کے حیلوں کے علاوہ جھوٹ اور مبالغہ پر ہو۔ اس کی حقیقت معلوم لیکن آریہ صاحبان ہیں۔ کہ ان افعال شنیعہ کے مرتکب ہو کر ویدک دہرم کی صداقت کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ گو یہ ان کا دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ اور باوجود بار بار چیلنج دیئے جانے کے اس کو ثابت کرنے کی جرأت نہیں کرتے +

حال ہی میں "منتری بھارتی ہندو سبھا آگرہ" کی طرف سے آریہ اخبارات میں اعلان شائع ہوا ہے کہ "کسی جگہ پر کوئی شدھ ہوا راجپوت مسلمان نہیں ہوا"۔ منتری صاحب نے اس اثر کو زائل کرنے کے لئے جو اشدھ ہونے والوں کے ہمارے مبلغین کے ذریعہ تائب ہونے سے ہو رہا ہے۔ یہ غلط بیانی کی ہے لیکن میں اعلان کرتا ہوں کہ جن دیہات میں ارتداد سے تائب ہونیوالوں کا ہم اعلان کر چکے ہیں۔ ان میں تائب ہونے والوں کو ہم دکھانے کیلئے تیار ہیں جس کا جی چاہے۔ اسکے لئے ہمارے پاس آ سکتا ہے۔ اور ایسے لوگ تو بہت ہیں جنہوں نے آریوں کی عطا کردہ سوغات "یگوپویت" کو توڑ کر کنوئیں یا آگ کی نذر کر دیا ہے اور اشدھ نہ ہونیوالوں سے کھانا پینا شروع کر دیا ہے۔

تائب ہونیوالوں کے متعلق آریوں کی غلط بیانی کے ساتھ انکی مبالغہ آمیزی کی مثال بھی ملاحظہ ہو۔

آریہ لوگ پہلے گاؤں کے سرکردہ لوگوں کو روپیہ وغیرہ دیکر ان کے ذریعہ سارے گاؤں کو مرتد کرنے کے لئے تیار کیا کرتے تھے چنانچہ ابتداء میں اسی طریق سے بعض گاؤں مرتد کئے گئے۔ لیکن اب چونکہ ہر جگہ موجود ہیں۔ جو ان کے مذہب کی حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ اسلئے آریوں نے اب یہ طریق اختیار کیا ہے کہ گاؤں کا ایک آدھ شخص جو روپیہ کے ذریعہ ان کے پھندے میں پھنس جائے۔ اسی کو اشدھ کر لیتے ہیں۔ اس قسم کا تازہ واقعہ موضع اونڈی کا ہے جس کو آریہ بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔ حالانکہ اس جگہ کے آریوں کے بیان کے مطابق "دو ٹھاکر روشن سنگھ کے ساتھ پانچ اور آدمیوں نے یگیوپویت لئے" روشن کئی ہزار روپیہ لیکر اشدھ ہوا ہے۔ اور اس نے مجلس میں ہمارے مبلغ سے گفتگو کرتے ہوئے اقرار کیا کہ مذہب تو اسلام ہی سچا ہے۔ مگر کیا کروں پھنس گیا ہوں۔ مسلمانوں کے سامنے بھی اس نے روپیہ کا مطالبہ رکھا تھا۔ جسے رد کر دیا گیا +

خاکسار فتح محمد خان امیر وفد المجاہدین جماعت احمدیہ قادیان۔ ہینگ کی منڈی۔ آگرہ۔ ۱۷ مئی ۱۹۲۳ء

مبلغین جماعت احمدیہ قادیان کی تبلیغی کوششیں

ایک عیسائی مسلمان ہوا

۱۱ر مئی بروز جمعہ ایک نوجوان تعلیم یافتہ عیسائی مسٹر کننگ جناب چودھری فتح محمد خاں صاحب ایم۔اے امیر وفد المجاہدین کے ہاتھ پر اسلام لایا۔اس کا نام مسٹر محمد امیر رکھا گیا۔نوجوان مذکور نے بہت دن پہلے جناب چودھری صاحب موصوف سے اسلامی تعلیم کی خوبیاں سنکر مسلمان ہونے کی خواہش ظاہر کی تھی۔لیکن اس وقت اس کو اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کرنے اور ضروری امور سے واقفیت بہنچانے کی ہدایت کی گئی۔اور اب اسکو داخل اسلام کیا گیا۔خدا تعالےٰ استقامت دے۔اور دوسروں کے لئے ہدایت کا باعث بنائے۔

آریوں سے مباحثہ

حال میں ضلع ایٹہ کے ایک گاؤں امر سنگھ کا نگلا میں آریوں کے ساتھ کامیاب مباحثہ ہوا۔آریوں کی طرف سے ان کا مشہور مناظر پنڈت کالی چرن صاحب اور ہماری طرف سے مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل تھے۔مضمون مناظرہ یہ تھا۔کہ قرآن کریم الہامی کتاب ہے۔یا وید پہلے دو گھنٹے قرآن کریم پر آریہ مناظر نے اعتراض کئے۔جن کے معقول جواب دئے گئے لیکن جب وید کی باری آئی۔تو آریوں نے اس بہانہ سے شور مچا دیا۔کہ اصل وید سے منتر پڑھے جائیں۔پنڈت دیانند نے جو ترجمہ کیا ہے۔وہ نہ پیش کیا جائے بہتیرا سمجھایا گیا۔کہ جس شخص کو تم لوگ آریہ سماج کا بانی اور رشی مانتے ہو۔اس کا ترجمہ تمہارے لئے حجت ہے ورنہ لکھدو۔کہ پنڈت دیانند ویدوں کے علم سے بالکل جاہل تھا۔اور اس کے ترجمہ کو ہم نہیں مانتے۔مگر آریوں نے کوئی بات نہ مانی اور وید پر مباحثہ کے لئے تیار نہ ہوئے۔اس سے عام پبلک کو معلوم ہو گیا۔کہ آریہ مباحثہ سے بھاگ گئے ہیں۔راجپوتوں نے آریوں کے فرار پر اسلام کی جے کے نعرے لگائے۔اور احمدی مبلغ کی کامیابی کے متعلق تحریری شہادت دی دیوبند کے دو مولوی صاحبان نے بھی جو جلسہ میں موجود تھے شہادت پر دستخط کئے۔ارد گرد کے دیہات پر بھی اس مباحثہ کا بہت اچھا اثر ہوا۔اس سے مجبور ہو کر آریوں نے پھر مباحثہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔لیکن جب ہمارے مبلغ پہونچے۔تو آریہ سامنے نہ آئے۔احمدی مبلغین نے خوب لیکچر دئے۔اس کام میں قائم گنج کے مسلمانوں نے ہمارے مبلغین کی بہت مدد کی۔لیکن افسوس کہ بعض مولویوں نے اس موقع پر بھی آریوں کا ساتھ دیا۔

ہندی اشتہارات

اس وقت تک چھ اشتہارات بھاشا میں چھاپ کر سینکڑوں کی تعداد میں تقسیم کئے گئے ہیں۔جن کا بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ان میں سے بعض کو دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ہندی میں نماز معہ ترجمہ شائع کی گئی ہے۔کیونکہ ہر جگہ سے ملکانہ راجپوت اس کے پڑھنے کی بڑی خواہش کر رہے تھے۔

ملکانوں کی پنچائتیں

متعدد مقامات پر ہمارے مبلغین نے ملکانہ راجپوتوں کی پنچائتیں منعقد کرائی ہیں۔جن میں سربرآوردہ اور معزز ملکانہ اصحاب شامل ہوئے۔راجپوتوں نے اقرار کیا۔کہ نہ صرف وہ خود آریوں کے پھندے میں نہ پھنسینگے۔بلکہ اور لوگوں کو بھی بچانے کی کوشش کرینگے

مسجد میں زدوکوب

کچھ عرصہ سے ہر جمعہ کو جامع مسجد آگرہ میں نماز جمعہ کے بعد رضائی مولوی صاحبان ہمارے خلاف لوگوں کو اشتعال دلانے کے لئے لیکچر دیتے ہیں۔گذشتہ جمعہ کو بھی ایک صاحب نے اسی قسم کا لیکچر دیا۔اور احمدیوں کی طرف بالکل غلط عقائد منسوب کئے اس پر ایک شخص نے مولوی صاحب کو توجہ دلائی کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔اور یہ وقت اس قسم کے جھگڑوں کا نہیں۔اس وقت تو سب مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔یہ کلمۂ حق کہنے پر اس بیچارے کو اس قدر پیٹا گیا۔کہ بے ہوش ہو گیا۔اور اسے اٹھا کر مسجد سے باہر لیجایا گیا۔سنا گیا ہے۔کہ جامعہ ملیہ علیگڈھ کا طالبعلم تھا۔جو ملکانوں میں کام کرنے کے لئے آیا ہوا ہے۔

اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مولوی صاحبان ہمارے خلاف کیا کچھ کر رہے ہیں۔خدا تعالیٰ ان لوگوں کو سمجھ دے۔تاکہ اسلام کی موجودہ حالت کی نزاکت کو سمجھ سکیں

ارتداد سے توبہ

موضع اونچی ضلع متھرا میں پانچ گھر ملکانوں کے اشدھ ہوئے تھے۔ان میں سے چار نے احمدی مبلغین کے ذریعہ ارتداد سے توبہ کر لی ہے۔

ارتداد کے خلاف ملکانہ عورتیں

یوں تو قریباً ہر جگہ جہاں اشدھی ہوئی ہے۔عورتیں اس کے خلاف ہیں۔لیکن بعض دیہات میں بعض عورتوں نے نہایت ہی جرأت اور دلیری دکھائی ہے۔اور باوجود سخت تکالیف دئے جانے کے انہوں نے اسلام کو نہیں چھوڑا۔اکرن کی جوان ہمت بڑھیا کے حالات اخباروں میں چھپ چکے ہیں۔اب موضع گھڑوائی ضلع آگرہ کی دو عورتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔جن میں سے ایک بھولے خاں راجپوت کی بیوی۔اور گرند خاں کی والدہ ہے۔جب اس کو معلوم ہوا کہ اس کا خاندان شدھی ہونا چاہتا ہے۔تو اس نے بڑے جوش سے کہدیا۔کہ اگر ایسا ہوا۔تو میں تم سب کو مار ڈالوں گی۔اور خود بھی مر جاؤں گی۔مگر یہ گوارا نہ کروں گی۔کہ اپنے خاندان کو مرتد ہونے دوں۔اس کا ایسا اثر ہوا۔کہ سارا خاندان ارتداد سے بچ گیا۔دوسری عورت پوپ سنگھ کے خاندان سے ہے۔جو اپنے سارے خاندان کے مرتد ہو جانے پر بھی اسلام پر قائم ہے۔

ایک مولوی صاحب کی غلط بیانی

میاں محمد حسین صاحب

قادیانی ایک دیوبندی مولوی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے میرے متعلق ملکانوں میں مشہور کیا۔ کہ میری ایک شخص ٹھاکر گرندر سنگھ سے بات چیت ہوئی۔ جس میں ٹھاکر صاحب کو سخت شکست ہوئی۔ لیکن میں نے یہ غلطی کی۔ کہ ٹھاکر صاحب کو گالیاں دیں۔ اور مارا بھی۔ اب ٹھاکروں کو چاہیئے کہ اس کا بدلا لیں۔

جب یہ خبر مجھے پہنچی۔ اس وقت میرے پاس ایک نمبردار صاحب بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا مولوی صاحب اگر اجازت دیں۔ تو ابھی اس مولوی کو ٹھوکر یہاں سے نکلوا دوں۔ میں نے کہا اگر میں اس کی اجازت دوں۔ تو ان مولوی صاحب اور مجھ میں فرق کیا رہا۔ ہمارے مرشد کی تعلیم یہ ہے۔ کہ دکھ اٹھاؤ۔ اور صبر سے کام لو۔ گالیاں سنو اور خاموش رہو۔ مار کھاؤ اور ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ میں ہرگز اجازت نہیں دے سکتا۔

اس کے بعد میں امر سنگھ کے گاؤں گیا۔ جہاں آریوں سے مباحثہ تھا۔ جلسہ گاہ میں جب ٹھاکر صاحب مذکور نے مجھے دیکھا۔ تو مجھ سے ملنے کے لئے آ گئے۔ اور آ کر ہاتھ ملایا۔ اور کہا آپ کے آنے سے بڑی خوشی ہوئی۔ کھانے کے متعلق فرمایئے۔ انتظام کر دوں۔ یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ مولوی صاحب بھی پہنچ گئے۔ میں نے ان سے کہا۔ مولوی صاحب یہ وہی ٹھاکر صاحب ہیں جن کو بقول آپ کے میں نے گالیاں دیں اور مارا ہے۔ اس پر مولوی صاحب سخت شرمندہ ہوئے۔ ٹھاکر صاحب نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے۔ لیکن میں نے ان کو ٹال دیا۔

احمدی مبلغین ایک تعلیم یافتہ راجپوت کی نظر میں

جناب ماسٹر عبد الغفور خاں صاحب سیکرٹری مسلم راجپوت کمیٹی سلطان پور (آگرہ) تحریر فرماتے ہیں۔

برادرم مکرم چودھری فتح محمد خانصاحب

آپ کے مضمون کا بہت مشکور ہوں۔ عین انتظام میں ملا۔ اچھے خیالات ہاتھ لگے۔ میں موضع اکبیارہ گیا۔ دل جمعی سے باشندگان کو سمجھایا۔ امید قوی ہے کہ اب انشاء اللہ ہوں گے۔ آپ کے دو علماء صاحبان سے بھی نیاز حاصل ہوا۔ حکیم صاحب جو موضع میں مقیم ہیں۔ ان کا اچھا اثر گاؤں والوں پر پڑ رہا ہے۔ اور بہت سمجھدار اور سنجیدہ طبیعت کے ہیں۔ میں آپ کے علماء سے مل کر از حد خوش ہوا۔ صوبیدار صاحب بھی اچھے دماغ کے ہیں۔ اور قریب قریب کل لوگ اس گاؤں کے مانوس ہو گئے ہیں۔

معزز مہمان

۱۳ تاریخ جناب مولوی خانصاحب غلام اکبر خاں صاحب احمدی ہوم سیکرٹری حیدرآباد دکن قائم گنج تشریف لے جاتے ہوئے آگرہ اترے۔ اور احمدیہ دار التبلیغ میں تشریف لائے۔ ضروری امور کا ملاحظہ فرمایا۔ اور ایک سو روپیہ تبلیغی فنڈ میں عطا کیا۔ دوسرے دن شام کو قائم گنج تشریف لے گئے۔ اسی ہفتہ جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے افسر ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح قادیان سے تشریف لائے جنہوں نے تمام حساب چیک کیا۔ اور دفتری نظام کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ ۱۵ کی شام کو واپس تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ فیروزپور کی امداد

جماعت احمدیہ فیروز پور قبل ازیں ایک بائیسکل تبلیغی میدان میں استعمال کرنے کے لئے بھیج چکی ہے۔ اب اس نے ۲۰ فوجی جھولے ارسال کئے ہیں۔ تاکہ مبلغین دورہ اور سفر میں اپنی ضروری چیزیں ان میں ڈال لیا کریں۔ خدا تعالیٰ فیروزپور کے احباب کو جزائے خیر دے۔

ملکانہ عورتوں کو احمدی خواتین کا تحفہ

لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے محترمہ جناب سیکرٹری صاحبہ لجنہ حرم دوم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بیس بڑے دوپٹے اور ایک چھوٹا دوپٹہ اس لئے ارسال فرمائے ہیں۔ کہ عید کے موقع پر ان راجپوت عورتوں کو جنہوں نے فتنہ ارتداد کا مقابلہ جوانمردی سے کیا ہے اور جو اس وجہ سے تکالیف برداشت کر رہی ہیں احمدی عورتوں کی طرف سے بطور تحفہ کے دئے جائیں۔ چھوٹا دوپٹہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی امتہ القیوم نے (جن کی عمر تین سال کی ہے) بھیجا ہے۔ کہ کسی چھوٹی ملکانی کو دیا جائے۔ مبارک ہیں جماعت احمدیہ کی [illegible]

وقت نازک ہے جھگڑا حرام ہے

ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم

علیگڑھ گزٹ مورخہ ۲۳ اپریل میں ایک مضمون جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی کی جانب سے شائع ہوا ہے۔ میں چونکہ ایک واقف حال ہوں۔ اس لئے بغیر کسی جانبداری کے اصل حقیقت سے پبلک کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔

۲۶-۲۷ فروری کو جو تمام نمایندگان جماعتہائے اسلامیہ کا ایک مشترکہ جلسہ گلاب خانہ آگرہ میں ہوا۔ اسمیں جماعت رضائے مصطفےٰ کو بھی بلایا گیا۔ مگر ارکان رضائے مصطفےٰ نے اس میں شرکت جلسہ سے انکار فرما دیا۔ کہ اسمیں مختلف عقائد کے مسلمان جمع ہیں۔ ان سب کو الگ کر دیا جائے تو ہم آ سکتے ہیں۔ جماعت رضائے مصطفےٰ سے یہ بھی کہا گیا کہ اگر فتنہ ارتداد کے مقابلہ کا تمام کام آپ اپنے ذمہ لیتے ہیں۔ تو ہم سب لوگ کام آپ کے سپرد کر سکتے ہیں۔ مگر جماعت مذکورہ نے یہ بھی نہ کیا۔ اور کیونکر کر سکتی ہے۔ منفرداً اسمیں اتنی طاقت نہیں ہے۔

اس دن سے آج تک جماعت مذکورہ تمام کام کرنے والی انجمنوں سے الگ رہی۔ اس کے بعد بھی کئی بار اتحاد عمل کی درخواست کی گئی۔ مگر جماعت مذکورہ کے پر جوش ارکان نے کان بھی نہ دھرے۔ بلکہ صاف الفاظ میں کہا گیا کہ انجمن نمایندگان تبلیغ نے ایک کھچڑی پکائی ہے۔ کہ وہابی۔ دیوبندی۔ شیعہ وغیرہ وغیرہ سب کو ملا لیا ہے۔

بعض دیہات میں جب میں پہنچا تو دیہات کے ملکانوں نے کہا کہ بریلی والے مولوی تو زبردستی ہماری چوٹیاں کاٹتے ہیں۔ ایک جگہ دیکھا گیا کہ ایک بریلوی دوست جو مولوی صاحب ہیں۔ پہنچے۔ اور ایک شخص کی چوٹی پر قینچی رکھدی وہ اچھل کر گز بھر کے فاصلہ پر الگ جا کھڑا ہوا۔ ایک گاؤں کے لوگوں نے مجھے بیان کیا کہ یہاں رضائے مصطفےٰ کے لوگ آئے تھے وہ کہتے تھے۔ اسلام میں تہتر اور دو بہتر ۷۲ گمراہ فرقے ہیں دیکھو

دیوبندی۔ وہابی۔ نیچری۔ قادیانی وغیرہ آئیں۔ تو ان کو اپنے گاؤں سے نکال دینا۔ یہ واقعہ بیان کرکے گاؤں والوں نے کہا۔ کہ پھر تو ہمارا وہی حال ہوگا کہ "دو ملاؤں میں مرغی حرام"۔

بعض جگہ جہاں کوئی قادیانی مبلغ ہے۔ وہاں پہنچکر جماعت بریلی کے آدمی گاؤں والوں سے کہتے ہیں کہ اسے یہ تو قادیانی ہے۔ اسے نکالو۔ اس کی بات مت سننا۔ اور خود قادیانی مبلغ سے کرید کرید کر سوالات کرتے ہیں۔ یہ طرز عمل بہتر نہیں۔ جو شکایت ۲۳ اپریل کے علی گڈھ گزٹ میں جماعت بریلی نے چھپوائی ہے فی الحقیقت اس کی ذمہ وار زیادہ تر جماعت مذکورہ خود ہے۔ میں اس کی تفصیل اور توضیح میں پڑنا نہیں چاہتا۔ ہاں یہ کہتا ہوں کہ مصلحت وقت و حکمت دین و تبلیغ کے خلاف کارروائی جو فرقہ یا جماعت کرے وہ مجرم ہے۔ اور ہر ایک محب اسلام اس کے حق میں یہ کہنے کا حق رکھتا ہے۔

جو عدو باغ ہو برباد ہو
خواہ وہ گلچیں ہو یا صیاد ہو

میں جماعت رضائے مصطفےٰ کے ہیڈ اور تمام معزز اراکین سے باادب عرض کروں گا کہ جو شکایت اس وقت علاقہ ارتداد میں کام کرنے والوں کے درمیان پیدا ہو۔ اس کا تصفیہ باہم سمجھوتہ سے کر لینا بہتر ہے کیونکہ اس وقت نمائندگان تبلیغ۔ جمعیتہ دعوت۔ انجمن اتحاد مسلم راجپوتاں۔ وفد علماء دیوبند۔ جماعت قادیان وغیرہ وغیرہ تمام کام کرنے والی جماعتوں کے امیر قائمقام آگرہ میں ہی ہیں۔ حضرت مولانا عبد الماجد صاحب قادری بدایونی بھی اکثر آگرہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ اس قسم کی شکایات اخبار میں دیکر شماتت اعدا کا موقع پیدا نہ کریں۔ اور دشمنوں کو ہنسنے اور یہ کہنے کا موقع نہ دیں کہ مسلمانوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ ہندو کو! کام کا وقت ہے۔ جیسا کہ راجپوت گزٹ میں شایع ہوا ہے۔ جامع مسجد آگرہ میں ایک رکن جماعت رضائے مصطفےٰ کے اختلافی مسائل چھیڑنے پر جو رائے اسی وقت چاروں طرف سے مجمع کے مسلمانوں نے دی کہ یہ وقت جھگڑے کا نہیں الخ

خدا کے فضل سے

ملکانہ راجپوتوں کے ارتداد کی قطعی انسداد کی تجاویز

(چکیدہ خامہ جناب "مسلم")

ملکانہ راجپوتوں میں ارتداد کی تحریک سے پہلا خیال مسلمانوں کی اس مجرمانہ غفلت کی طرف منتقل ہوتا ہے جو ان سے اب تک اس معاملہ میں ظاہر ہوئی ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی اصلی صورت حالات کو جنھوں نے یہ افسوسناک دن دکھایا ہے۔ معلوم نہ کر سکا۔ صرف اور محض ایک احمدی جماعت نے بہت عرصہ سے وہاں کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مگر سفیروں اور کارکنوں کی ناتجربہ کاری سے وہاں کے صحیح حالات معلوم نہ ہوسکے۔ ورنہ یہ کبھی ممکن ہو سکتا تھا۔ کہ جو اولو العزم جماعت یورپ۔ امریکہ اور افریقہ کے مادہ پرستوں اور دہریوں میں خدا کا جلال لے جا رہی ہے۔ وہ ادہر سے غافل رہتی۔ لیکن اسمیں بھی خدا کی حکمت ہوگی۔ جس کا عنقریب اظہار ہونیوالا ہوگا۔ لیکن سب مسلمانوں کو یہ امر بلا تامل تسلیم کر لینا چاہیئے۔ کہ ہمارے ان واعظین کی کوششیں جنھوں نے تبلیغ کو اپنا مقصد اولین قرار دیا ہوا ہے۔ اس حلقہ میں محدود ہی ہیں۔ جہاں ان کا پُرتپاک خیر مقدم ہو۔ اور ان کے کام و دہن بلذتہائے گوناگوں آشنا ہوتے رہیں۔ تبلیغ کے اصلی معنوں میں کبھی کوئی کام نہیں کیا گیا۔ بدقسمتی سے اپنے سے مختلف عقیدہ رکھنے والے مسلمانوں کو ہم عقیدہ بنانے کا نام تبلیغ سمجھ لیا گیا ہے۔ آمین کہنے والوں کی کوششیں اسی پر ختم ہیں کہ یا تو انہیں کافر قرار دیدیا جائے۔ جو آمین نہیں کہتے۔ یا انہیں ساتھ شامل کر لیا جائے۔ ساتھ شامل کرنے کا خیال تو غالباً مشکل سے پیدا ہوتا ہوگا اسی طرح اور قیاس کر لیا جائے۔ گویا کہ مختصر لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے کہ میدان کارزار گرم کرکے اپنے اپنے حامیتیوں کی آفرین و تحسین حاصل کرنا مقصود بنا لیا گیا ہے۔ اور جب کوئی پوچھے کہ متحدہ دشمن کا مقابلہ کیوں نہیں کیا جاتا۔ تو جواب ملتا ہے کہ "دو اندرون ملک کی بغاوت فرو کی جا رہی ہے" اور سپہ سالار فوج اب سرحد سے فارغ ہو کر ادہر متوجہ ہو رہے ہیں۔ غضب یہ ہے کہ اسپر سمجھا جاتا ہے۔ کہ دنیا ان کے اس عذر کو قبول کر لیگی۔ آہ! ایسے لوگ بالکل ان طوطوں کے مشابہ ہیں۔ جو کسی مصیبت پر آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اور بخیال خود یہ سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں کوئی نہیں دیکھتا۔ اگر جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ اپنے حامیتیوں کی آفرین و تحسین حاصل کرنا مقصود نہیں ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہماری آنکھوں کے سامنے آگرہ۔ میرٹھ اور متھرا ہماری توجہ کو نہیں کھینچ سکے۔ کیا وجہ ہے کہ پنجاب و اضلاع متحدہ کے پہاڑی علاقوں اور جنگل و بھبی کے برائے نام مسلمان ہماری توجہ کو اپنی طرف مبذول نہیں کرا سکے۔ جن سے اگر کلمہ پڑھنے کو کہا جاتا ہے۔ تو کہا کرتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں فلاں شخص کلمہ جانتا ہے۔ اسکی وجہ اگر یہ نہیں ہے کہ وہاں ہماری خاطر و مدارات اور شہرت کا کافی سامان موجود نہیں ہے۔ تو اور کوئی وجہ بتادی جائے مسجد میں ہی جو مسلمان جمع ہو جائیں۔ ان کو رشد و ہدیٰ کے احکام سنا دینے اس سے بالکل مختلف ہیں۔ کہ مخالف و ناموافق حالات میں خدائے ذوالجلال کے احکام پہنچائے جائیں۔

بہرکیف اب یہ موقعہ نہیں ہے کہ جو جگر دوز نتایج ہماری غفلتوں سے رونما ہو چکے ہیں۔ ان پر رائے زنی کرکے وقت برباد اور افسوسناک "ماضی" پر ماتم کیا جائے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ ہمارا "حال"

بستا ہے؟ جہاں اپنی مجرمانہ غفلتوں اور روح فرسا خون کے آنسو بہتے ہیں۔ وہاں یہ دیکھ کر کم خوشی نہیں ہوتی ہے۔ کہ مسلمانان ہند اس ارتداد کے طوفان کو روکنے کا جو تہیہ کیا ہے۔ وہ قابل مبارکباد ہے۔ لیکن اس میں بھی اس قدر تلخی کا شائبہ پایا جاتا ہے۔ کہ یہ تہیہ منفردانہ کوششوں پر منقسم ہو رہا ہے۔ حلقہ ارتداد میں ہر ایک جماعت الگ جداگانہ غیر منضبط طریق پر کام کرتے ہوئے دیکھ کر بالکل انہیں شخصوں کا نقشہ پیش نظر ہو جاتا ہے۔ جو اپنے اپنے پانی کے گھڑے ریت میں مختلف موقعوں پر ڈال رہے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ اسمیں سے ایک نالہ بہ نکلیگا انفرادی کوششیں ضائع تو نہ جائینگی۔ لیکن وہ پھل نہیں لا سکتیں۔ جو مجموعی صورت میں انہیں لانا چاہیئے تھا۔ اسپر افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ بعض غیر ذمہ دار اصحاب وہاں اپنے اوقات اور روپے ضائع کر کے چلے آتے ہیں۔ چنانچہ "مسلم آوٹ لک" لاہور میں یہ پڑھ کر طبیعت کو صدمہ ہوا۔ کہ اکثر ایسی مثالیں سننے میں آئی ہیں۔ کہ بعض اصحاب محض وہاں سے سیر کر کے چلے آئے ہیں۔ اس سے نہ صرف یہ کہ وقت اور روپیہ ضائع ہوا۔ بلکہ آئندہ کے لئے ملکانہ راجپوتوں میں ایک برا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ کام عارضی نہیں ہے۔ اور نہ اہمیت میں کسی اور سے کم ہے اسواسطے ضرورت ہے۔ کہ ہندوستان کے کسی ایک مقام پر سب جماعتوں کے نمائندے جمع ہو کر ایک مستقل نظام عمل تجویز کریں۔ اور پھر اس کے مطابق عمل پیرا ہوں۔ ۲۶ مارچ کے اخبار "الفضل" قادیان میں "ایک کروڑ مسلمان ارتداد کی چوکھٹ پر" کے عنوان سے جو مضمون امام جماعت احمدیہ کی طرف سے "پیغام اتحاد" کی صورت میں نکلا ہے۔ وہ اپنی نوعیت کا پہلا پیغام ہے۔ اسمیں ایک پرخطرناک سوال کا جواب یوں دیا گیا ہے۔ کہ کیا ان کے لئے اسقدر کافی نہیں ہے۔ کہ وہ مسلمان کہلائینگے۔ اور مالک ارض وسما کی عبودیت کا دم بھرینگے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرینگے۔

احمدی۔ حنفی۔ اہلحدیث۔ شیعہ۔ چکڑالوی نیچری جو کچھ بنیں گے۔ اس سے اچھے رہینگے۔ جو وہ آب بن رہے ہیں۔ اور جو کچھ وہ بن جائینگے۔

اس سے زیادہ مذہبی رواداری۔ فیاضی اور اخلاص و تڑپ کی اور کونسی مثال مل سکتی ہے۔ پس جب یہ امر طے ہو چکا ہے۔ کہ متحدہ اغراض کے لئے اس طرح اتفاق کیا جا سکتا ہے۔ اور ہو چکا ہے تو پھر اب سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہو گا کہ نظام عمل تیار کیا جائے۔ اس کے موٹے موٹے خط و خال ذیل میں دئے جا سکتے ہیں:۔

(۱) حلقہ ارتداد میں ایسا مقام جو مرکزی حیثیت رکھتا ہو۔ بطور صدر مقام منتخب کیا جائے۔ اگر ایسا مقام موزون نہ مل سکے۔ تو قرب وجوار میں کہیں صدر مقام تجویز ہونا چاہیئے۔

(۲) ایک جنرل کمیٹی ترتیب دی جائے۔ جسمیں ہر فرقے کے اہل اسلام جو تبلیغ کے کام میں مدد دینا چاہیں۔ بطور ممبر منتخب کی جائیں۔ اس جماعت کے ماتحت مختلف چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں قائم کی جائیں مثلاً کمیٹی حساب وکتاب۔ کمیٹی اعداد و شمار۔ کمیٹی تبلیغ۔ کمیٹی خبر رسانی وغیرہ وغیرہ۔

(۳) تمام علاقہ ارتداد کی "پٹوار" تحصیلات اور اضلاع کی ترتیب سے مردم شماری کے اعداد حاصل کئے جائیں۔ تاکہ ظاہر ہو سکے۔ کہ کن مقامات پر تبلیغ کا کام پہلے شروع کرنا چاہیئے۔

(۴) علاقہ کو چند حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ اور اس کے لئے مبلغین کی جماعتیں مہیا کی جائیں۔ ہر جماعت کا ایک امیر مقرر کیا جائے۔ جس کے ماتحت تمام ارکان جماعت کو کام کرنا ہو گا۔ تمام ترسیل زر و خط وکتابت جنرل کمیٹی سے افسر جماعت کے نام ہونی چاہیئے۔

(۵) جنرل کمیٹی میں حسابات جداگانہ فرقہ وار امتیاز سے رکھی جائیں۔ تاکہ اس کے متعلق آیا ہوا روپیہ فرقہ ہائے متعلقہ کی تبلیغی جماعتوں میں تقسیم ہو سکے۔ پھر امیر سے یومیہ نتائج کا روزنامہ طلب کیا جائے۔

(۶) ہندوستان کے ہر حصہ میں ایسی کمیٹیاں مقرر کی جائیں۔ جو اپنی تبلیغی جماعتوں کو امداد دے سکیں۔ اگرچہ یہ خصوصیت ایک احمدی جماعت کو ہی حاصل ہے کہ جماعتیں کی سب تاریں اس کے صدر مقام قادیان سے ملی ہوئی ہیں۔ اور وہاں سے سب ضبط رکھا جاتا ہے۔ دوسروں کو یہ یکرنگی حاصل نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ تاہم اب کوشش کی جائے کہ صوبہ وار اور ضلعوار یا جیسی صورت و ضرورت ہو۔ اپنی اپنی کمیٹیاں مقرر کریں۔ مثلاً شیعہ یا اہلسنت جماعت جہاں جہاں ہوں۔ وہاں اپنی اپنی انجمنیں قائم کر کے وہاں سے امداد کا روپیہ اور مبلغوں کی جماعتیں بھیجتی رہیں۔

(۷) ایک روزانہ اخبار "تبلیغ" کے نام سے صدر مقام سے شائع ہو۔ اسکی چند کاپیاں ان جماعتوں کو مفت بھیجی جائیں۔ جو مبلغین اور روپوں سے مدد دے رہی ہیں۔ ویسے بھی برائے نام قیمت پر دوسروں تک اس اخبار کو پہنچایا جا سکے۔ اخبار میں جملہ حالات و نتائج تبلیغ کے علاوہ حسابات مکمل طور پر شائع کئے جائیں۔ تاکہ دوسری تحریکوں کی طرح کہیں یہ بھی تغلب اور بدنظمی کا نشانہ نہ ہو جائے۔ (۸) علاقہ ارتداد میں ہر موزون مقام پر مستقل انجمنیں۔ مذہبی تعلیم کے سکول اور صنعت وحرفت کے مدارس قائم کئے جائیں (۹) علاقہ ارتداد میں سے کم سے کم سو ڈیڑھ سو طالب علم مختلف کالجوں اور سکولوں میں تعلیم کے واسطے لئے جائیں۔ (۱۰) چند ایک نگراں کار مقرر کئے جائیں۔ جن کا کام یہ دیکھنا ہو گا کہ کام باقاعدہ ہو رہا ہے (۱۱) ایک مکمل ضابطہ تیار کیا جائے۔ جسمیں ہر ایک انجمن۔ کمیٹی اور اس کے ارکین کے فرائض درج ہوں (۱۲) میری رائے ہے کہ اس کام کیلئے کم سے کم ۲۰ لاکھ روپیہ جمع کیا جائے۔ اور ہر ایک فرقہ اپنی آبادی کے لحاظ سے تقسیم کر کے اسکے بہم پہنچانے کا انتظام کرے۔ اسی طرح کم از کم چار ہزار مبلغ اس کام کے لئے مطلوب ہونگے۔ وہ بھی اسی طرح تقسیم کر لئے جائیں۔

غرضکہ یہ موٹے موٹے عنوان ہیں جن کو میں نے جلدی میں سپرد قلم کر دیا ہے۔ لیکن آخر میں بغیر کسی عبارت آرائی کے میں یہ ضرور کہدینا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی منتظم و منضبط طریق ارتداد کے سدباب کے لئے اختیار نہ کیا گیا۔ تو یہ مرض ارتداد طاعون کی طرح پھیلتا اور بڑھتا جائیگا۔ خدا کی نصرتیں

پرتاپ کے فرضی مکالمہ کی قلعی کھل گئی

۲۳ اپریل کے الفضل میں ہم نے ایک جعلی مکالمہ جو اصلی بنا کر ہندو اخبار پرتاپ نے شائع کیا تھا درج کرنے کے قبل جرح کر کے جعلی ثابت کیا تھا۔ چنانچہ ہمارے خیال کی تصدیق عبدالوحید صاحب کے اس مضمون سے ہو گئی جو معزز وکیل ۹ ر اپریل سے ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ اس میں قطعاً ان مفتریات کا ذکر نہیں۔ جو آریہ ایڈیٹنگ نے اپنے موجد دماغ سے ایجاد کر کے شائع کی تھیں (الفضل)

اخبار پرتاپ کے بیانات کی تردید

اخبار پرتاپ لاہور میں ایک مضمون بعنوان "ملکانوں کی شدھی کے خلاف اسلامی ریاستیں مدد دے رہی ہیں" شائع ہوا ہے۔ جس میں بقول مولوی عبدالوحید صاحب ان کے متعلق سراسر غلط بیانی اور اختراعی بیانات سے کام لیا گیا ہے۔ مولوی عبدالوحید صاحب کا ایڈیٹر صاحب عصر جدید سے اسلامی اخوت اور ہموطن ہونے کے علاوہ اور کوئی رشتہ نہیں ہے۔ چمن لال اور مولوی عبدالوحید صاحب کے مابین گفتگو حسب ذیل ہوئی۔

چمن لال:۔ آپ کہاں جائینگے۔ عبدالوحید:۔ اچھنیرہ

چ:۔ اسم شریف۔ ع:۔ عبدالوحید۔ چ:۔ کہاں آپ کام کرتے ہیں۔ ع:۔ انسداد فتنۂ ارتداد انجمن ہدایت اسلام۔ چ:۔ پہلے آپ کہاں ملازم تھے۔ ع:۔ دفتر خلافت کمیٹی کلکتہ۔ چ:۔ کلکتہ سے اخبار عصر جدید نکلتا ہے۔ اس کا ایڈیٹر بڑا متعصب ہے۔ ع:۔ نہیں جی وہ تو سیاسی اخبار ہے۔ چ:۔ آپ لوگ شدھی سے کیوں رنجیدہ ہیں۔ جبکہ مذہبی آزادی ہر قوم کو حاصل ہے۔ ع:۔ ہمیں صرف اس بات کا رنج ہے کہ تحریکات سوراجیہ کو بہت صدمہ پہنچیگا۔ اور ہماری سالوں کی محنت ضائع ہوگی۔ چ:۔ کیوں تحریک سوراجیہ کو نقصان پہنچیگا۔ ع:۔ دونوں فریق اس کام کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ ہندو شدھی کریں گے۔ مسلمان رد کریں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ دونوں کی مڈبھیڑ ہو جائیگی۔ چ:۔ کیوں مڈبھیڑ ہو جائے گی۔ ع:۔ مسلمان اپنے دھرم و قوم کی بے عزتی دیکھ نہ سکیں گے۔ مذہب کے معاملہ میں مسلمان اپنی جان قربان کر دینا عین سعادت و فرض سمجھتے ہیں۔ چ:۔ کیا بھائی آپ کو یقین ہے کہ سوراجیہ ملجائیگا۔ ع:۔ ضرور بشرطیکہ شک کی گنجائش نہیں۔ چ:۔ نہیں کبھی نہیں جب تک کہ ہندوستان کی ساری اقوام کا ایک مذہب نہ ہو جائے گا۔ ع:۔ بھائی صاحب تمام دنیا میں عیاں ہے کہ صرف مذہب اسلام سچا اور مکتی کا ذریعہ ہے۔ لہذا مناسب ہے کہ آپ لوگ مسلمان ہو جائیں۔ تاکہ سوراج ملجائے۔

اس کے بعد چمن لال کچھ عرصہ کے واسطے خاموش رہا۔ اس کے بعد کہتا ہے۔ کہ جب تک ممالک ہندوستان میں ہندو ہی ہندو نہ رہیں گے۔ سوراج نہیں مل سکتا۔ ع:۔ بھائی مسلمان کہاں چلے جائیں کہ آپ کو جلد سوراج ملجائے۔ چ:۔ جہاں سے آئے ہیں۔ ع:۔ آخر کہاں سے کس جگہ سے۔ چ:۔ ملک عرب سے آئے ہیں وہیں چلے جائیں۔ ع:۔ اگر مسلمان نہ گئے۔ چ:۔ تو ایسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ ملکانوں کو ہم کر رہے ہیں۔ ع:۔ سب مسلمان خود تو ہندو نہ بنیں گے۔ کیا آپ لوگ مسلمانوں کو زبردستی ہندو بنائیں گے۔ چ:۔ ہاں جسطرح اورنگ زیب نے ہندوؤں کو زبردستی مسلمان کیا۔ ویسے ہی ہم بھی کریں گے۔ ع:۔ یہ کس طرح ممکن ہے چ:۔ ہندوؤں کی تعداد مسلمانوں کی تعداد سے دگنی ہے تین ہندو ایک مسلمان کے لئے کافی ہیں۔

اس کے بعد میری گاڑی اچھنیرہ کے اسٹیشن پر پہنچی۔ میں اتر گیا۔

کیا بھرت پور وغیرہ ریاستیں ہندو نہیں

ایک مسلمان اخبار نے بھرت پور وغیرہ ہندو ریاستوں کی شدھی میں سرگرمی دیکھکر مسلمان ریاستوں کے سامنے تجویز پیش کی تھی کہ وہ بھی اپنے اسلامی فرض کی طرف متوجہ ہوں۔ اسپر مسلمان رؤسا نے کیا توجہ کی دنیا اس سے بے خبر ہے۔ مگر اس تجویز نے ہندوؤں پر کیا اثر کیا ہے۔ وہ لیڈر الہ آباد کے اس بیان سے ظاہر ہے۔

"لیڈر" الہ آباد لکھتا ہے "ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک مسلمان ہمعصر نے یہ عجیب تجویز پیش کی ہے۔ کہ ریاستوں کے مسلمان حکمرانوں کو اپنی ہندو رعایا کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور مشورہ دیا ہے۔ کہ اپنی تمام ریاستوں میں اس کام کے لیئے ایک محکمہ قائم کرنا چاہیئے۔ ہمارے ہمعصر نے یہ فراموش کر دیا ہے کہ مجوزہ کھیل ایسا کھیل ہے جس میں دونوں فریق کھیل سکتے ہیں۔ کیونکہ ہندو حکمران بھی ریاستوں میں موجود ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ دونوں فریقوں میں سے کوئی بھی اس مشورہ پر عمل کر کے سرکاری رسوخ کو تبدیلی مذہب میں استعمال نہیں کریگا۔ مذہبی پرچار پابندی کے ساتھ غیر سرکاری لوگوں تک مخصوص رہنا چاہیئے۔ اور سرکاری دخل اندازی کی خرابیاں ایسی عیاں ہیں۔ کہ ہمیں یہ کبھی بھی خیال نہ کرنا چاہیئے۔ کہ ایسی لغو تجویز تعلیم یافتہ مذہب کو تبدیل کرنا ہندوستانی مسلم دماغوں پر عجیب اثر پیدا کر رہا ہے"۔ وکیل۔

حیرت ہے کہ بھرتپور شدھی کی تحریک میں حصہ لے تو لیڈر معترض نہو۔ دیگر ہندو ریاستیں اپنے اثر سے مسلمانوں کو مرتد بنائیں تو لیڈر اور اس کے ہمنوا بے خبر ہیں۔ جموں کے اہل علم اور ذمہ دار ہندو یہ لکھیں کہ جن راجپوتوں کو ہم شدھ کرتے ہیں۔ وہ جبر یا کسی مصلحت سے مسلمان ہو گئے تھے۔ اب ہم ان کو واپس لے رہے ہیں۔ اسمیں کسی کا کیا اجارہ ہے "بھرت پور کے ایک صدر دفتر یہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ہم اپنے راجپوت بھائیوں کو شدھ کرینگے۔ ہم اس اتحاد سے کنارہ کشی کرنے پر آمادہ ہیں۔ جو ہمیں اس مبارک کام سے روکنا چاہے" لیکن یہ مشتے نمونہ کے طور کی باتیں ہیں۔ اس بارے میں بعض ہندو ریاستوں کی طرف سے جو طریق عمل اختیار کیا گیا ہے۔ اگر پبلک میں آجائے۔ تو ان کی آنکھیں کھل جائیں۔ مگر بھیگی بلی ہندو اخباری دنیا گویا ہندو راجوں مہاراجوں کو اس شدھی کی تحریک سے بالکل بے خبر بتا رہے ہیں۔ مسلمان رؤسا میں سے بعض کے حالات سے ہم ذاتی طور پر واقف ہیں۔ اگر ان سے اسلام کی کسی خدمت کی توقع کی جائے۔ تو یہ ایسی توقع ہوگی جس کی ان کی موجودہ حالت میں بر آنے کی کبھی بھی امید کرنا سخت غلطی ہوگی۔ کاش مسلمان امیروں غریبوں کی آنکھیں کھلیں۔ اور وہ اپنے گرد آنیوالے تاریک زمانہ کے آثار کو دیکھکر

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

پنجابی دلچسپ گیتوں میں رعایت

صرف ایک ہفتہ کیلئے

موتی بازار ۸ر ان ودھ ۴ر سچا موتی ۲ر اخبار مہدی ار دربار مہدی ۳ر جھنڈڑی ۱۰ر توحیدی چشمہ ار کیھی احمدی ۱۰ر مشن دالیا ڈی بہار دے ۲ر یاقوت خالص ۲ر نظارہ امرتسری ار چٹھی مسیح ار چٹھی مہدی ۲ر چٹھی مسیح موعود ۱۰ر سہاگنامہ راجیکی ار جھنڈے خاں ۱۰ر شمشیر مہدی ار گھڑیال احمدی ۲ر منارۃ المسیح ۲ر رباعیات بابا ہدایت اسرار گلدستہ احمدی ار نیزہ احمدی ہر دو حصہ ۵ر نماز احمدی مترجم ۵ر وفات نامہ عبد الحئی ار خلیفہ اولؓ ار چمکار مہدی ۸ر ٹکڑ بوچ فقیر ار بگڑی بنگئی ار نگزار مہدی ۱۰ر ماں دھی ۸ر گلزار نبوۃ ۴ر مٹھے فیض ۲ر اسلام کے گیت ۲ر تحفہ قادیان ۲ر بارہ ماہ احمدی ۸ر

نصیر شاپ قادیان

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بتایا ہوا جو امراض شکم خاصکر قبض کیلئے بہت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب نے اس نسخہ کو ۰۰ برس کی عمر تک استعمال فرمایا۔ اور قبض و پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا۔ اس لئے کم از کم اس کی یکصد گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں۔ تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت ہمراہ نیم گرم پانی یا دودھ استعمال فرمالیں۔ انشاء اللہ شکایت رفع ہو جائیگی۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ معہ محصولڈاک عہ

عزیز ہوٹل قادیان

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم و منفت سنگ گردہ و سلسل البول و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ قسم دوم ۸ر فی تولہ

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حکیم الامۃ خلیفہ اولؓ یہ سرمہ امراض آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے۔ اور یہ سرمہ ککروں کیلئے اور نظر بڑھانے کیلئے ابتدائی موتیا بند جالا پھولا۔ پڑبال۔ لالی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو نظر کمزور ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے اور اگر ایک ہفتہ استعمال کر کے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو۔ تو بیشک واپس کر دے قیمت سرمہ فی تولہ ۱۲ر قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۵ر

المشتہر

سید احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان

قادیان میں مکان بنوانے والوں کو اطلاع دیجاتی ہے

کہ اکثر احباب نے قادیان میں رہائش کی خاطر زمین خریدی ہوئی ہے۔ مگر بسبب رخصت نہ ملنے کے یا کاروبار کی صورت میں فرصت نہ ہونے سے ان کو مکان بنانے کا موقعہ نہیں ملتا۔ بعض اس وجہ سے کہ ان کو مکان بنانے کا تجربہ نہیں۔ اس کام میں ہاتھ ڈالنے سے ڈرتے ہیں۔ ایسے تمام احباب کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ مولوی فضل الٰہی صاحب سرگودھوی جو ہجرت کر کے قادیان آ گئے ہیں۔ اور اس کام سے خوب واقف ہیں۔ وہ ٹھیکہ پر یا بصورت معینہ معاوضہ کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جہاں تک کہ ہم سمجھتے ہیں۔ ہمارا علم اور یقین ہے۔ کہ وہ نہایت اخلاص ہمدردی محنت اور دیانت سے کام کریں گے۔

نوٹ

زمین مزروعہ کے متعلق بھی تمام انتظام کرا سکتے ہیں۔ امید کہ احباب ان کی خدمات سے فائدہ اٹھا دیں گے خط و کتابت ان سے قادیان محلہ دار الفضل کے پتہ پر کیجا دے۔ والسلام

سید محمد اسحٰق مولوی فاضل افسر جلسہ سید محمد سرور شاہ سکرٹری صدر انجمن شیر علی بی۔ اے

قابل قدر موقعہ

ہر قسم کا چرمی سامان مثلاً مختلف قسم کے ٹرنک سوٹ کیس اٹیچی کیس ہینڈ بیگ۔ ہولڈال۔ بستر بند۔ کالر بکس۔ ٹائی کیس۔ پرس۔ بجائنگ پیڈ۔ گیٹس پیٹیاں۔ گن کیس ہر قسم اور ہر سائز کے بوٹ شوز مردانے و زنانے نہایت عمدہ مضبوط و خوش ولایتی مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرما کر امتحان کیجئے۔ خاکسار الطاف حسین احمدی فینسی لیدر گڈس مینوفیکچر شوراب دروازہ شہر میرٹھ

عدالت جناب نائب تحصیلدار صاحب جلالپور جٹاں

مثل نمبر ۱۳۱ تقسیم اراضی واقعہ موضع بیٹ مغل

جمال ولد قادر بخش ذات تونیا سکنہ موضع بیٹ مغل محمد قاسم۔ درویش امام بخش نابالغان پسران پادلنا ذات تونیا پسر مواہی جمال معہ خود فریق اول

بنام

مسماۃ سہاتی و عظمت بیوہ گان احمد بخش۔ غلام محمد ولد محمد بخش۔ بخت علی و محمد بخش نابالغان پسران جیون پسر مواہی غلام محمد معہ خود غلام رسول ولد علی محمد بالغ و محمد نواز ولد گامن نابالغ پسر مواہی غلام رسول معہ خود۔ خدا بخش۔ عیسیٰ۔ واحد بخش پسران درویش و مسماۃ شرمو بیوہ۔ علی پسر کہندو۔ سومرو ولد قادر بخش کریم بخش ولد فتح محمد۔ موسیٰ۔ وسامہ دمور یا پسران بلادل۔ احمد بخش نابالغ ولد سلطان محمود پسر مراہی عمر چچہ خود۔ عمر و محمد پسران الہ بخش اقوام جٹ تونیا۔ عمر دودہ ولد فتح محمد۔ موسیٰ ولد یارن۔ عیسیٰ۔ احمد پسران علی۔ حسن بخش و اللہ دتا پسران غلام رسول اقوام جٹ ڈیوالہ۔ مسمات جھالو دختر محمد بخش قوم جٹ بہتیت سکنہ دارالپور یار محمد۔ لال رحمان پسران عظمت۔ خدا بخش۔ محمد بخش۔ احمد بخش۔ پیر بخش جندودہ۔ الہ بخش پسران کمر اقوام جٹ رک سکنائی موضع سنتی عبدالکریم ولد حاصل محمد ولد عادی قوم جٹ لوگا۔ خدا بخش۔ ماحل۔ احمد۔ عیسیٰ۔ حیدر پسران مکھا۔ اللہ رکھا۔ قادر بخش۔ کریم بخش پسران عمر الہی بخش۔ واحد بخش۔ حسین بخش پسران اللہ دتا قادر بخش ولد عمر جیل۔ حسن۔ حسین پسران خدا بخش اقوام ڈیوالہ۔ خدا بخش ولد فتح محمد سکنائے بیٹ مغل قوم جٹ دیوالہ۔ بادلہ و حسن [illegible]۔ رمضان پسران محمد اقوام جھیل سکنائے باتر پور علاقہ ریاست بہاولپور امام بخش۔ پیر بخش پسران نور قوم جٹ لونگ سکنہ امتقام [illegible] آتمارام ولد رنگورام قوم درو ڑہ سکنہ موضع خان بہادر تحصیل سماسٹہ۔

دعوے تقسیم اراضی کھانہ کھیوٹ نمبر ۱۳۶ کھتونی نمبر ۳۷۶ لغایت نمبر ۳۸۱

ماہیہ ۱/۴ واقعہ موضع بیٹ مغل تحصیل

بمقدمہ بالا تاریخ پیشی ۱۶ ر جون ۱۹۲۳ء مقرر کی گئی ہے۔ لہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ تاریخ مقررہ پر فریقین حاضر ہو کر اپنا بیان تحریر کرائیں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ ۱۶ ر مئی ۱۹۲۳ء

پتہ درکار ہے

میرا بھائی شریف نام قوم مغل عمر ۱۵-۱۶ سال ایک سال سے لاپتہ ہے۔ ایک خط اس کا بمبئی سے آیا تھا جس صاحب کو اس کا پتہ مل جائے تو اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ عبدالحمید مرزا قادیان

نوٹس

منجانب سدو ولد مراد قوم مسلی سکنہ ثابت شاہ ضلع گوجرانوالہ بابت

میری ایک عورت مسماۃ بہاگے ہے جس کے کوئی اولاد نہیں۔ دوسری عورت کا نام مسماۃ بکھو ہے۔ جس کے بطن سے ایک لڑکی مسماۃ راجو نابالغ بعمر ۱۰-۱۱ سالہ موجود ہے۔ چند روز ہوئے کسی کی شرارت سے مسماۃ بکھو معہ زیورات وغیرہ میری نابالغہ لڑکی کو بغیر میری اطلاع کے چوری سے موضع مجھیانی مسمی دہابی ولد لکھا قوم مسلی کے گھر لے گئی۔ جس کی تلاش میں رہا۔ آج بہت کوشش کے بعد مسماۃ بکھو میری عورت و میری نابالغہ لڑکی مسماۃ راجو واپس میرے گھر میں آگئی ہیں۔ مسماۃ بکھو نے یہ افواہ غلط اڑا دی ہے۔ کہ مسماۃ راجو نابالغہ کا نکاح مسمی ملا ولد دہابی سے کرا دیا ہے۔ چونکہ اس نکاح کی غلط افواہ مجھے نقصان دینے کی غرض سے اڑا دی گئی ہے۔ نہ ہی میں نے اپنی لڑکی کا نکاح اس وقت تک کیا ہے۔ نہ ہی قانوناً و شرعاً کسی شخص کو بغیر میری رضامندی ایسا کرنے کا حق حاصل ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میں ایسے نکاح کا جو بغیر میری اجازت کے ہوا ہو۔ ذمہ دار نہیں۔ نہ ہی کسی شخص کو خواہ میری عورت ہی ہو۔ سوائے میرے نکاح کرنے کا حق حاصل ہے۔ اگر کسی نے ایسا کیا ہو۔ تو وہ اپنے نقصان کا خود ذمہ دار ہے۔ تحریر ۱۰ ر مئی ۱۹۲۳ء

نشان انگوٹھا

العبد

سدو ولد مراد قوم مسلی سکنہ ثابت شاہ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد

بقلم خود رحمت اللہ سربراہ نمبردار ثابت شاہ

گواہ شد

بقلم ہیرانند تا فنڈ سکنہ دیہہ

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے عقائد کے دلائل سے آگاہ ہو

(۱) ہستی باری تعالیٰ (۲) ثبوت ملائکہ (۳) قرآن مجید کامل الہامی کتاب ہے۔ (۴) قرآن کریم کے بعد الہام کا سلسلہ جاری ہے۔ (۵) حضرت محمد سچے اور کامل رسول ہیں۔ (۶) قیامت کا ثبوت (۷) قدر خیر و شر

ان ساتوں بنیادی عقیدوں پر فضلاء سلسلہ احمدیہ جناب سید محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل و جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب نے خاص تیاری سے مضامین لکھے۔ جو ایک کتاب براہین العقائد میں جمع ہیں یہ ایک بہترین کتاب ہے جس میں ہر رکن اسلام پر زبردست عقلی دلائل قرآن مجید سے استنباط کر کے دئے گئے ہیں۔ اسکی قیمت ۸ ر علاوہ محصول ہے۔ چند جلدیں باقی ہیں جلد منگوائیے۔

اطلاعات:-

اطلاع بذریعہ اخبارات

پنجاب یا سندھ کہیں بھی زمین تقسیم کے لئے نہیں ہے اور بہت اچھا ہو گا اگر اس امر کی اطلاع اس قدر عام ہو جائے اور وسیع ہو جتنا کہ ممکن ہے۔ کیونکہ یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ بہت سے اشخاص خاص کر ہندوستانی پنشن یافتہ نیز کنگ کمیشن یافتہ افسر دور دراز سفر کی محنت برداشت کر کے افسران بالا سے اس امید کو لے کر ملنے آتے ہیں۔ کہ انہیں جاگیریں عطا کی جائینگی۔

لاہور دستخط سی۔ ایم۔ کنگ
۱۰ مئی ۱۹۲۳ء فنانشل کمشنر و سیکرٹری
گورنمنٹ پنجاب محکمہ مال

کون صاحب ہیں؟

کسی صاحب نے بغیر نام کے میرٹھ سے خط لکھا ہے کہ "دینی خدمت کے لئے تیار ہوں۔ جس وقت ضرورت ہو طلب فرمالیں" لیکن نام لکھنا بھول گئے ہیں۔ لہذا اس خط کے لکھنے والے اپنا نام و پتہ تحریر فرمادیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

ضرورت ہے

برٹش گورنمنٹ کو کابل کے لئے ایسے کلرکوں کی ضرورت ہے جنہوں نے پی۔ ڈبلیو۔ ڈی میں کام کیا ہے۔ نیز چپراسیوں کی جو پشتو زبان جانتے ہوں۔ تنخواہ معقول ملیگی۔ جو صاحب جانا چاہیں درخواست بہت جلد دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ یہاں سے درخواستیں منزل مقصود تک پہنچادی جاوینگی۔ اول الذکر پوسٹ کیلئے درخواست کے ہمراہ نقول سارٹیفکیٹ کا آنا ضروری ہے۔ المشتہر ناظر امور عامہ

جماعت احمدیہ قادیان اور فتنۂ ارتداد

علمائے اسلام اور جماعت احمدیہ

"فتنۂ ارتداد" اور "ایک مسلمان کی اپیل" کے عنوان سے الشمس ۱۸ مئی میں ایک صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا ضروری اقتباس حسب ذیل ہے۔

یوں تو اس کار خیر میں سب جماعتوں نے نمایاں حصہ لیا ہے۔ مگر احمدی بھائیوں کی ہمت خاصکر قابل داد ہے۔ مگر الفضل کا جو تازہ نمبر نظر سے گذرا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض خود غرض شکم پرور مولویوں نے اپنی روزی کی خاطر احمدیوں کی دشمنی کرنے کے لئے انہیں کافر اور بے دین وغیرہ ناموں سے پکارا ہے ہمیں خیال گذرتا ہے کہ جس طرح مشرکین جاہل ملکانوں کو مبلغ تیس ۳۰ روپیہ فی کس دیگر بے دین کر رہے ہیں۔ اسی طرح کہیں ان نام نہاد مولویوں نے بھی زر نقد کی خاطر یہ کام اپنے سر نہ لیا ہو۔ بہرحال ان کی یہ حرکت نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور انہیں چاہئیے کہ آئندہ اس قسم کی نازیبا حرکات سے محترز رہیں۔ جس سے کہ کافر فائدہ اٹھا کر ضلالت کے پھیلانے میں تقویت حاصل کریں۔ بہتر ہے کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے وفود کو جو کہ علاقہ ارتداد میں کام کر رہے ہیں۔ تنبیہ و تاکید کریں کہ وہ آپس میں لڑنا جھگڑنا شروع نہ کردیں۔ اور باہم محبت کے ساتھ یکجہتی ہو کر اس مشترک مقصد کو انجام دیں۔ جس کے لئے وہ اتنے دور و دراز سفر طے کر کے گئے ہیں۔

اور راجپوتانہ کے گرد و نواح میں گذارا ہے۔ اپنے بیان مندرجہ ہمدم میں فرماتے ہیں۔ کہ

ہندوؤں میں بھی مسلمانوں سے زیادہ فرقہ بندی اور اختلاف عقائد ہیں۔ مگر غیر کے مقابلے میں وہ بالکل ایک ہو کر کام کرتے ہیں۔ اور سب ملکر ایک نظام کے ماتحت ہو جاتے ہیں۔ ان کی شدھی سبھا بنارس ہندوستان میں ایک ہے جس کی صدہا ماتحت شاخیں اور ایجنسیاں ہیں۔ آخر میں سب کی سب ایک صدر دفتر کے ماتحت ہو جاتی ہیں۔ ان کی قوم میں سے جس کسی کو اس کام سے مذاق ہے وہ اسی ایک سبھا کو امداد دیتا ہے۔ خود کوئی الگ سبھا بنا کر نہیں بیٹھ جاتا۔ مسلمان ان کے مقابلہ میں جو کر رہے ہیں۔ اس سے خود مسلمانوں میں بددلی موجود ہے۔ ورنہ روپیہ غیب سے ملتا ہے۔ اس کی کمی نہیں۔ اس وقت اگر خدا عقل دیتا اور یہ ٹٹنے والی بدبخت قوم عاقبت اندیشی سے کام لیتی تو سب جماعتیں ایک نظام قائم کر کے ملکر کام کرتیں۔ پھر چاہے الگ ہو جاتیں۔ احمدی جماعت کے متعلق عام رائے یہ ہے کہ وہ عملی جماعت ہے۔ اس لئے غیر احمدیوں کو بھی ان سے ہمدردی ہے۔ جو گروہ اس تبلیغ کے معاملہ میں اس وقت ان کی مخالفت کریگا۔ وہ اپنی وقعت خود کھوویگا۔ احمدیوں کو بھی چاہئیے کہ اس وقت وہ رقبہ ارتداد میں اپنی خاص تبلیغ کو ملتوی رکھیں۔ اور دوسری اسلامی جماعتوں کے ساتھ ملکر کام کرنا شروع کریں۔ حتیٰ کہ اگر ضرورت پڑے تو کسی کے ماتحتی میں بھی کام کرنے سے نہ ہچکچائیں۔ جو نام چاہتا ہو اس کے نام و نمود میں مدد دیں۔ مگر کام کو نہ چھوڑیں۔ آخر میں خود فیصلہ ہو جائیگا۔ کہ کس نے کیا کیا۔

(ہمدم ۱۵ مئی)

ایک تجربہ کار کا بیان

جناب حسن الدین صاحب خاموش جنہوں نے ۲۵-۳۰ سال کا زمانہ آریوں کے ہیڈ کوارٹر اجمیر